الحقیقہ

2004

من فضائل المدینہ



توحید
اور محبوبانِ خدا کے کمالات



قائد اعظم
ایک محسن

اداریہ

تہذیبِ مغرب
کتنی عبرتناک اور شرمناک ہے؟





اسلام اور شیطان کے سپوت

یکبارگی دی گئی تین طلاقوں کو
ایک کہنا قرآن وحدیث کا انکار ہے

حمد و نعت

حمد و مناجات

اے مرے خدا جل جلالہٗ

کونین تیرے در کے گدا، اے مرے خدا
سب کی کفیل تیری عطا اے مرے خدا

کون و مکاں میں سب سے بڑا جس کو سوچئے
ہے اس بڑے سے بھی تو بڑا اے مرے خدا

ثانی ترا صفات میں کوئی نہ ذات میں
پھر کس طرح ہو شرک روا اے مرے خدا

گو پاک ہے "مکان" سے تو، اس کے باوجود
ہے ہر مکاں میں جلوہ نما اے مرے خدا

تیرے سوا ہو کس کی طلب، کس کا خوف ہو
کوئی نہیں جب اور خدا، اے مرے خدا

سب نام محو ہو گئے پھر لوحِ قلب سے
جب ایک ترا نام لکھا، اے مرے خدا

چھا جائے دم میں ابرِ کرم صدقۂ حبیب ﷺ
دل سے کوئی کہے تو ذرا اے مرے خدا

تو ہے مرے خدا کا نبی، اے مرے نبی
تو ہے مرے نبی کا خدا، اے مرے خدا

مرشد کے صدقے ذرۂ عشقِ حبیب دے
آسی کی ہے یہی تو دعا اے مرے خدا

نعت و فریاد

اے مرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

سرِ ظہورِ ذات ہے تو اے مرے نبی
مقصودِ کائنات ہے تو اے مرے نبی

لولاک والے ارض و سما ہیں تیرے لئے
مختارِ شش جہات ہے اے مرے نبی

اللہ ذوالجلال ہے خالق حیات کا
اور مرکزِ حیات ہے تو اے مرے نبی

تو مظہرِ وجود ہے، تو محورِ شہود!!
ہاں اصلِ ممکنات ہے تو اے مرے نبی

پھر کیوں نہ تو رؤف و رحیم و کریم ہو
آئینۂ صفات ہے تو اے مرے نبی

ترے بغیر معرفتِ ذاتِ حق محال
نور الٰہیات ہے تو اے مرے نبی

دنیا سوال اور تری ذات ہے جواب
دنیا کا ثبات ہے تو اے مرے نبی

محشر میں ہوگا تاجِ شفاعت ترے ہی سر
پیرایۂ نجات ہے تو اے مرے نبی

آسی کو بخش صبر و سکوں صدقہ آل کا
تسکین کائنات ہے تو اے مرے نبی

پروفیسر محمد حسین آسی

یا ایها النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم

ماہنامہ

مجلہ الحقیقہ

پاکستان

شوال ... دسمبر 2001 جلد نمبر 5 شمارہ نمبر 3

فہرست

زر تعاون

	فی پرچہ	سالانہ
یورپ	1 پونڈ	10 پونڈ
امریکہ	1.5 ڈالر	15 ڈالر
عرب ممالک	3 ریال	30 ریال

رابطہ: صوفی محمد آصف نقشبندی انچارج دفتر الحقیقہ ... شکر گڑھ

پبلشر: پروفیسر محمد حسین آسی نے احمد پرنٹرز ... لاہور سے چھپوا کر مرکزی دفتر مجلہ الحقیقہ ... شکر گڑھ فون نمبر 451734 سے شائع کیا

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

یونس ۔ ۶۲

ترجمہ: سُن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم

کلمة الحقیقه

اداریه

سرپرست اعلیٰ کے قلم سے

قائد اعظم علیہ الرحمہ، ایک عظیم محسن

"الحقیقہ" کا موجودہ شمارہ ماہ دسمبر ۲۰۰۴ء سے متعلق ہے۔ ۱۸۷۶ء کے اسی مہینے کی ۲۵ تاریخ کو ملت اسلامیہ کے عظیم رہنما جناب محمد علی جناح علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ملت اسلامیہ کی تاریخ کے وہ رہنما جنھوں نے اپنے اپنے دور میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے، وہ سب کے سب عشق رسول ﷺ کی دولت سے مالا مال تھے۔ اور حقیقت یہ ہے اسی عشق کی برکت تھی کہ انھیں اس قسم کی عظیم سعادتیں نصیب ہوئیں۔ نور الدین زنگی، صلاح الدین ایوبی، محمود غزنوی، اورنگ زیب عالمگیر اور احمد شاہ ابدالی علیہم الرحمہ جیسے حضرات کو عشق رسول ﷺ ہی نے قوت دل و جگر عطا کیا تھا اور اسی کی برکت سے ان کا نام تاریخ اسلام میں نہایت ہی درخشاں ہے۔ ماضی قریب میں مفکر پاکستان حکیم الامت حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمہ اور قائد اعظم محمد علی جناح علیہ الرحمہ ایسی ہی مقدس شخصیات کی یادگار تھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں نے جس عزم و حوصلے سے اپنی جانیں جان آفریں کی راہ میں قربان کی تھیں، اس کی قبولیت کا نتیجہ تھا کہ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی جیسے فقیہ و محدث، حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمہ جیسے شاعر و فلسفی اور حضرت قائد اعظم علیہ الرحمہ جیسے سیاسی رہنما پیدا ہوئے جنھوں نے اپنی پوری زندگی ملت اسلامیہ کی خدمت و قیادت کے لئے وقف کر دی اور ان کا اثر یہ ہوا کہ انگریزوں کے زر خرید جو مذہبی انتشار پھیلانا چاہتے تھے، مجدد بریلی نے "سواد اعظم" کو ان کے فریب سے بچا لیا۔ تعلیمی اداروں میں اسلام کے خلاف ملت اسلامیہ کے نونہالوں میں جو احساس کمتری پیدا کیا جا رہا تھا۔ حکیم الامت نے اس محاذ پر باطل کو شکست دی اور سیاست کے میدان میں انگریز اور ہندو جو سازشیں مسلمانوں کے خلاف کر رہے تھے، انھیں قائد اعظم علیہ الرحمہ نے ناکام کر دیا۔ ان تینوں کے حالات زندگی پر غور کیجئے، ہر ایک نے عشق رسول ﷺ کا جذبہ صادقہ، مصالحہ پروان چڑھانے کی کوشش کی۔ ہاں ہاں یہ اعلیٰحضرت بریلوی تھے جنھوں نے بارگاہ حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء میں عرض کی تھی۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا   نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا   کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

یہ حکیم الامت اقبال تھے جنھوں نے نئی تہذیب کے اسیروں اور حرم مغرب کے پرستاروں کے خلاف دوٹوک نفرت کا اظہار کیا اور

اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے در سے وابستگی کا اعلان یوں کیا۔

یہ فرزندانِ حریمِ مغرب، ہزاروں رہبر بنیں ہمارے!!
ہمیں بھلا ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے نا آشنا رہے ہیں

اور یہ قائداعظم تھے جنہوں نے اسی نظریے کو پروان چڑھایا اور دوقومی نظریے ہی کو نظریہ پاکستان قرار دیا۔ یعنی جو حضور پرنور ﷺ کے غلام ہیں، اصل وہی ایک قوم ہیں اور جو اللہ کے محبوب اکبر واعظم ﷺ کے رشتہ غلامی سے وابستہ نہیں وہ دوسری قوم ہیں۔ یہ بات کسے معلوم نہیں اعلیحضرت بریلوی جن پر خواجہ کونین ﷺ کی خصوصی نظر رحمت تھی۔ ان تمام طاقتوں پر غالب آئے جو کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ماننے کے باوجود حضور پرنور ﷺ کی عظمتوں سے بغاوت پر آمادہ تھیں۔ علامہ اقبال نے ان تمام پروفیسروں، منکروں اور فلسفیوں کی کاوشوں کو بے اثر بنا دیا جو امت مسلمہ کو نئی نئی فکری پگڈنڈیوں پر ڈال رہے تھے اور قائداعظم سیاست کے بڑے بڑے جغادری پہلوانوں کو چاروں شانے چت گرا دیا اور اپنے نبی علیہ السلام کی امت کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر کے انہیں ناقابل تسخیر قوت بنا دیا۔ متحدہ برصغیر کے انگریز وائسرائے موئنٹ بیٹن کا اعتراف حقیقت ملاحظہ ہو۔

''برطانوی حکومت کا منشا یہ تھا کہ ہندوستان متحد رہے، لیکن ایسا صرف قائداعظم علیہ الرحمہ کی وجہ سے نہ ہو سکا، اس نے اپنے انٹرویو میں کہا ہے''۔

''مجھے صرف اس مقصد کے لئے ہندوستان بھیجا گیا تھا، کہ میں اس ملک کو کسی نہ کسی طریق سے متحد رکھوں، اور متحدہ ہندوستان ہی کو اقتدار منتقل کروں، ہم دو سال بعد اس عظیم ملک کو چھوڑ رہے تھے، اگر ہم اسے متحدہ ہند کی صورت میں چھوڑنے میں کامیاب ہو جاتے تو یہ نہ صرف ہماری گورنمنٹ کا تاریخ ساز معرکہ ہوتا، ہندوستان کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا، میرے نزدیک ایک الم انگیز حادثہ تھا۔ جس سے اس متحدہ ملک کی قوت پارہ پارہ ہو گئی تھی۔ میں نے اس مقصد کے لئے بھرپور کوشش کی، دن رات ایک کر دیے راتوں کی نیند حرام کر دی، لیکن میرے اس مقصد کی راہ میں ایک ہی شخص حائل تھا۔ جو پہاڑ کی طرح رکاوٹ بنے کھڑا تھا، جو چٹان کی طرح میرے مقصد میں سدِ راہ تھا، ''قائداعظم علیہ الرحمہ'' مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ''۔ ماؤنٹ بیٹن نے محض اس خیال سے کہ'' میں اب عمر کے آخری دور میں داخل ہو گیا ہوں، بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اس عمر میں غلط بات نہیں کہوں گا، قائداعظم علیہ الرحمہ کے متعلق کہا تھا۔ میں تمام سیاسی زندگی میں جس شخص سے سب سے زیادہ متاثر ہوا، مسٹر محمد علی جناح کی ذات اور شخصیت تھی، اس میں میں نے منافقت کا شائبہ تک نہ دیکھا، اتنا بلند کردار انسان اور قومی لیڈر شاید ہی مسلمانوں کو دوبارہ ملے۔'' (روحانی قائد بحوالہ ملت کا پاسبان)

یہ مخالفوں پر غالب آنے والے قائداعظم علیہ الرحمہ کا جذبہ کیا تھا۔ میرے استاذ گرامی حضرت مولانا محمد بخش مسلم علیہ الرحمہ جوان نیک، مقدس لوگوں کے دامِ محبت میں اسیر تھے، اور خصوصاً دونوں آخرالذکر شخصیتوں کے دست راست تھے۔ فرمایا کرتے تھے۔

ایک شخص نے حضرت قائداعظم علیہ الرحمہ سے پوچھا کہ آپ نے پاکستان کیوں بنایا تو فرمایا، میں کامیاب وکیل ہوں اور کامیاب وکیل وہ ہوتا ہے جو جج کی افتاد طبع اور طرز فکر کو سامنے رکھے۔ میرا یقین ہے کہ روز قیامت کا بھی ایک جج ہے، اس کا طرز عمل یہ ہے کہ کوئی اس کے سامنے اس کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لے تو وہ معاف کر دیتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن مجھ سے وہ پوچھے کہ محمد علی جناح تو نے کیا کیا۔ میں عرض کروں گا کہ تیرے نبی ﷺ کے امتیوں کے لئے پاکستان بنایا۔ سو جب میں نبی ﷺ کا نام لوں گا تو وہ میرے گناہ بھی

معاف کردے گا۔

آیئے اپنے سینے میں قائداعظم علیہ الرحمہ کی غیرت عشق بیدار کریں اور جو لوگ پاکستان کے مخالف رہے یا اب ہیں، انہیں غدار سمجھیں۔ افسوس قوم کا حافظہ بہت کمزور ہے، اپنے رہنماؤں کو بھول جاتی ہے اور غداروں کو بھی فراموش کر دیتی ہے۔ آج ہمارے نصاب کی کتابوں میں جنگ آزادی کے مجاہدین کی بجائے عموماً غداروں کو ہیرو قرار دیا جارہا ہے اور پاکستان کے مخالفوں اور قائداعظم علیہ الرحمہ کو کافر اعظم کہنے والوں کو بھی عظیم رہنما کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔

حق مغفرت کرے عجب پرنور مرد تھا

علمائے حق کے سرخیل شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد نواز نقشبندی علیہ الرحمہ ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۴ء کو دار فانی سے عالم بقا کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ فخر نقشبندیہ حضرت پیر سید نور الحسن شاہ صاحب (حضرت کیلیانوالہ) قدس سرہ کے مرید صادق، محدث اعظم حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب (فیصل آبادی) کے شاگرد رشید اور پیکر علم و عرفان حضرت پیر سید جلال الدین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ (کے ہم سبق) تھے۔

میں سرکاری ملازمت کے سلسلے میں ۱۹۶۶ء تا ۱۹۶۸ء گورنمنٹ ہائی سکول علی پور چٹھہ میں فرائض تدریس سرانجام دیتا رہا۔ یہیں راس العلماء، فخر الفضلا حضرت قبلہ حافظ محمد سعید صاحب خطیب اعظم علی پور چٹھہ سے نیاز حاصل ہوتے اور انہیں کے توسط سے حضرت کیلیانوالہ میں حاضری ہوتی رہی۔ اس دور میں جن حضرات سے بار بار ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور زیادہ سے زیادہ متاثر ہوا ان میں حضرت علامہ محمد نواز صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ مولانا علم و فضل ہی کے ذروۂ علیا پر فائز نہیں تھے، عمل و کردار میں بلندیوں کو چھو رہے تھے۔

علی پور چٹھہ سے تبادلہ ہوا اور یہ زیارت کا سلسلہ منقطع ہوا۔ پھر میرے آقائے نعمت شہنشاہ ولایت قیوم دورانی غوث زمانی حضور نقش لاثانی قدس سرہ النورانی کا وصال ۱۹۸۶ء میں ہوا تو حضرت مولانا بھی تعزیت کے لئے دربار لاثانی علی پور سیداں میں آئے۔ اس وقت کے سجادہ نشین اعلیحضرت مخدوم ملت حضرت پیر سید عابد حسین شاہ صاحب (قبلہ نقش لاثانی) آپ کی آمد سے بہت خوش تھے اور بہت سے تعریفی کلمات کے علاوہ یہ بات بھی فرمائی۔

"میرے استاد محترم بہت سادہ طبیعت کے ہیں"

حق یہ ہے کہ دربار شہنشاہ لاثانی قدس سرہ کا ایک طرۂ امتیاز سادگی طبع بھی ہے۔ ہمارے ہاں ظاہری کر وفر اور تصنع و تکلف کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا چنانچہ شاگرد رشید علیہ الرحمۃ کی زبان سے ان کے استاد محترم کی یہ تعریف ہم سب کے لئے باعث مسرت تھی۔ وصال شریف سے ایک عرصہ قبل آپ علیل ہوئے اس طویل علالت کے دوران ایک دفعہ میں ازراہ عیادت حاضر ہوا تو حضرت والا درجت کی شخصیت اور بھی سبق آموز اور سکون پرور تھی۔ آپ سراپا صبر و استقامت تھے۔ بلکہ مجسمہ شکر و امتنان تھے۔

گزشتہ دنوں وصال شریف کی خبر سنی تو اپنی مضمحل طبیعت مضمحل تر ہوگئی۔ بلاشبہ اس قسم کے علما کا آنکھوں سے اوجھل ہونا تکلیف دہ ہے۔ اپنی علالت طبع سفر کرنے میں حائل ہے۔ گزشتہ شمارے میں چند حروف لکھنا چاہتا تھا مگر نہ لکھ سکا اور سوئے حفظ کا یہ عالم کہ سوچا لکھ دیئے مگر شمارہ طبع ہو کر آ گیا تو از حد افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بصد عجز دعا ہے کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کے طفیل ان کے درجات بلند یوں اور ان کے فرزندوں کو ان کی شمع علم و عرفان روشن رکھنے کی توفیق بخشے خصوصاً عزیز محترم جناب قاری خالد محمود صاحب کو جو شیران اسلام کے عظیم مرکزی رہنما ہیں، یہ سعادت بیش از بیش نصیب ہو۔ آمین!

☆—☆—☆

سلام اور شیطان کے سپوت

قسط: 4

ڈاکٹر محمد حسین آسی

کفار کی ذہنیت: حقیقت یہی ہے کہ اسلام ہی انسانیت کا محافظ تھا اور آج بھی ہے۔ دین حق نے صرف چند متقدمین ہی نہیں دیے بلکہ اقوام عالم کو بہترین معاشرت، لاجواب سیاست اور بے مثال معیشت سے دنیا کو روشناس کیا۔ رسول اعظم و اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے قبل دنیا اعتقادی لحاظ سے ہی اوہام و ظنون میں غرق ہو چکی تھی بلکہ تہذیب و تمدن کا بھی کوئی اچھا سا نقشہ موجود نہیں تھا۔ پتھر کے بت ہی نہیں، رنگ و نسل کے بت بھی پوجے جا رہے تھے اور ذات پات کی تمیز نے انسانیت کو پارہ پارہ کر کے رکھ دیا تھا۔ غریبوں، مفلسوں اور عورتوں کو ظلم و ستم کی چکی میں پیسا جا رہا تھا۔ اسلام نے ان کے حق میں آواز اٹھائی تو معاشرے پر چھائے ہوئے انسان نما درندوں نے مخالفت کے طوفان اٹھا دیے اور ہر قیمت پر اس آواز کو دبانے کی کوشش کی۔ انہیں یہ ہرگز گوارا نہیں تھا کہ کوئی غریب و مسکین ان کے ہوتے ہوئے سکھ کا سانس لے۔ چنانچہ حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب مکہ معظمہ شہر امن و عافیت میں اسلام کا انقلابی پروگرام پیش کیا تو ابوجہل اور اس کے ہم مزاج سرداران قریش صرف خدائے واحد و یکتا کی توحید کے اعلان پر ہی تپ پا نہیں تھے، وہ انسانی اخوت و مساوات کے نعرے کو بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ وہ خدا کی خدائی میں فقیروں اور مسکینوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنا اپنا حق سمجھتے تھے۔ چنانچہ یہ لگا پہلے پہل جو لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے وہ زیادہ تر غریب و مسکین اور غلام و کسمپرسی قسم کے لوگ ہی تھے اور یہی حال گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام پر ایمان لانے والوں کا رہا ہے۔ پھر جس طرح کفار مکہ ان پریشان حال مسلمانوں کی ظاہری غربت کے پیش نظر انہیں حقیر سمجھ کر ان کے ساتھ بیٹھنا پسند نہیں کرتے تھے اسی طرح گذشتہ قوموں کے کفار بھی انہیں برداشت نہیں کیا کرتے تھے اور انبیاء کرام علیہم السلام کے نظریہ عدل و مساوات کو عقل و انصاف کے خلاف سمجھتے تھے۔ وہ امارت اور مالدار ہونے کو اتنی اہمیت دیتے تھے کہ اسی کو حق و باطل کا معیار بنا بیٹھے تھے اور یہ سمجھتے تھے خدا کسی غریب و مفلس کو نبی ہرگز نہیں بنا سکتا، گویا یہ بھی انہیں کا حق ہے جنہیں اس نے دولت دنیا سے مالا مال کیا ہے۔ جس طرح ان کے شیطانی ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی تھی کہ انسانی شکل میں آنے والا نبی نہیں ہو سکتا۔ یونہی یہ مفروضہ بھی ان کی تاریک و جاہل فضا میں جم گیا تھا کہ اخلاق و کردار کی بلندیوں کی بجائے نبوت کی اہلیت کی شرط مال و دولت ہے۔ ان کے نزدیک حضور پر الصادق اور الامین ہونا بھی مقام نبوت سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔ وہ حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک کو جسے اللہ تعالیٰ خود یَدُ اللہ (اللہ کا ہاتھ) فرماتا ہے معاذ اللہ خالی سمجھتے تھے۔ ان اندھوں کو کیا خبر تھی کہ

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں ۔۔۔ دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں (اعلیٰحضرت)

ان کے مطالبے بھی سیم و زر کے گرد گھومتے تھے اور دارین کے داتا کونین کے مولا ﷺ سے مانگتے تھے تو ایقان و عرفان کی دولت کی بجائے سونے چاندی کے پہاڑ ہی مانگتے تھے۔ حضور پرنور ﷺ کا ان کے مطالبات پورے نہ کرنا بھی رحمت تھا کیونکہ وہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود بھی ایمان نہ لاتے تو عذاب الٰہی کے مستحق قرار پاتے جیسے پہلی قومیں معجزات دیکھ کر بھی ایمان نہ لائیں اور بڑی رسوائی کیساتھ صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں)

انبیاء کرام کی غریب نوازی: بہر حال کافروں نے ہمیشہ غربت و افلاس کو تحقیر کی نظر سے دیکھا اور اسی حوالے سے انبیاء علیہم السلام کا انکار بھی کیا۔ انبیاء کرام علیہم السلام ہمیشہ غریبوں اور فقیروں پر دست شفقت رکھتے رہے اور نوازتے رہے۔ تا آنکہ حضور رحمۃ للعلمین ﷺ کی بعثت ہوئی۔ ابو جہل اینڈ کمپنی نے بھی بشریت کے ساتھ ساتھ اپنے خیال میں معاذ اللہ مال و دولت کے حوالے کوئی انکار کا بہانہ بنایا قرآن پاک فرماتا ہے۔

وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ٥ (الفرقان ۴۱)

ترجمہ: اور جب تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے مگر ٹھٹھا (اور کہتے ہیں کہ) کیا یہ ہے جس کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا اور

جب غریب و مسکین لوگوں کو بارگاہ رسالت آب ﷺ میں بیٹھا دیکھتے تو کہتے

أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَا (الانعام-۵۳)

ترجمہ: کہ (مالدار کافر مسلمانوں کو دیکھ کر کہتیں) کیا یہ ہیں جن پر اللہ نے ہم میں سے (چن کر) احسان کیا۔

انہیں کسی صورت بھی غریبوں اور غلاموں کے ساتھ بیٹھنا گوارا نہیں تھا وہ یہ بھی مطالبہ کرتے تھے کہ ہمیں بات سنانے کے لئے ضروری ہے کہ حضور ﷺ انہیں اپنی مجلس سے اٹھا دیں یا کم از کم انہیں وہاں نہ بیٹھنے دیں جب ہمیں بیٹھنا ہو ان کے اس مطالبے کا قرآن پاک نے یوں جواب دیا۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ، يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ، مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ ، فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ○ (الانعام-۵۲)

ترجمہ: اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے ہیں، تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں، پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے۔

یہ تھا کافروں، مشرکوں، ظالموں، ورسہ گیروں اور سرمایہ داروں کا اسلام کے خلاف رویہ اور دین حق کو قبول نہ کرنے کا بہانہ، نیز اس کے برعکس آپ نے دیکھ لیا رحمۃ للعالمین بن کر تشریف لانے والے انسانیت کے محسن اعظم اور کائنات کے ہادی اعظم ﷺ کا طرز عمل اور پھر اپنے محبوب مکرم رسول معظم ﷺ کو مبعوث کرنے والے رب العالمین کی غریب نوازی اور مسکین پروری کا انداز۔ اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ دین حق بھی معاذ اللہ سرمایہ داروں کی ہاں میں ہاں ملاتا رہا ہے اور معاذ اللہ اسلام کے علمبردار بھی سرمایہ و دولت کے ایجنٹ رہے ہیں۔

اے غریبوں اور مسکینوں کے جھوٹے خیر خواہو: تمہیں اسلام کی ابتدائی تاریخ پر بھی غور کرنے کی سعادت حاصل نہیں ہوئی۔ تم اپنے وہم و گمان کی ظلمتوں میں ناک ٹوئیاں مارتے رہے ہو اور کبھی تم نے حقائق کے اجالے کی طرف جھانکنے کی جرأت نہیں کی۔ خود تم ہمیشہ سرمایہ داروں کی قدم بوسی کرتے رہے اور اب تک انہیں کے ٹکڑوں پر گزارہ کرتے ہو۔ ہاں ہاں اگر تمہیں غریبوں سے ہمدردی ہوتی اور یتیموں بیواؤں کی تکالیف کا احساس ہوتا تو اسلام کی غریب پرور اور بیکس نواز تعلیمات پر عش عش کر اٹھتے، قرآن کے نور سے ظلم و ستم کی شب سیاہ کو رحم و کرم کی صبح جانفزا میں بدلنے کی کوشش کرتے، قرآن نازل کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حضور تمہاری گردنیں تشکر و امتنان کے جذبے سے جھکی رہتیں اور صاحب قرآن حضور رسول کائنات ﷺ کی ذات ستودہ صفات کی بارگاہ میں درود و سلام کے نذرانے پیش کرتے رہتے۔ ہاں ہاں تم خلوص سے اپنے کردار کا بھی جائزہ لیتے تو اسلام کے خلاف اتنا زہریلا پروپیگنڈا کرنے کی جسارت نہ کرتے۔ بتایئے آج تک تم خود کتنے یتیموں کا سہارا بنے ہو، کتنی بیواؤں کی کفالت کی ہے۔ کتنے مسکینوں کو کھانا کھلایا ہے اور کتنے غریبوں کی معاش کا انتظام کیا ہے۔ ہاں ہاں تم میں دعویٰ ہی دعویٰ ہے اور وہ بھی جھوٹا، باتیں ہی باتیں ہیں اور وہ بھی بے تکی، نعرے ہی نعرے ہیں اور وہ بھی بے سروپا۔ اے امریکہ اور بھارت کی نگاہوں پر چلنے والو، اے یہود و نصاریٰ کے اشاروں پر ناچنے والو، اے چند ٹکوں کی خاطر متاع ایمان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھنے والو، تمہیں انسانیت کی کیا خبر، تمہیں آدمیت کا کیا پاس، تمہیں کسی کی بیچارگی کا کیا احساس!

ہاں ہاں تم جیسے عدل و انصاف سے عاری اور رحم و کرم سے نا آشنا، مساوات یا مواخات کی بات کرتے ہیں تو بے ساختہ زبان پر یہ مصرع آ جاتا ہے

چاند مے کو اندھیرے میں بہت دوری ہو گی

بانی اسلام ﷺ کی امن پروری بعثت سے قبل: حضور پر نور ﷺ کی بعثت سے پہلے مکہ معظمہ میں چند معززین کا اجتماع ہوا اور انھوں نے ایک معاہدہ کیا، جس کی شقیں حسب ذیل تھیں۔

۱۔ ہم ملک سے بے امنی کو دور کریں گے۔

۲۔ ہم مسافروں کی حفاظت کیا کریں گے۔

۳۔ ہم غریبوں کی امداد کرتے رہیں گے۔

۴۔ ہم زبردست کو زیر دست پر ظلم کرنے سے روکا کریں گے۔

قیام امن و نگرانی حقوق کی انجمن کا نام حلف الفضول تھا (اس میں بنو ہاشم، بنو المطلب، بنو اسد، بنو زہرہ اور بنو تمیم شامل تھے۔ (رحمۃ للعالمین)

اس انجمن کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ اس سلسلے میں سیرت رسول عربی کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔

"جب قریش حرب فجار سے واپس آئے تو یہ واقعہ پیش آیا کہ شہر زبید کا ایک شخص اپنا مال تجارت مکہ میں لایا۔ اسے عاص بن وائل سہمی نے خرید لیا مگر قیمت نہ دی۔ اس پر زبیدی نے اپنے احلاف عبدالدار، مخزوم، جمح، سہم و عدی بن کعب سے مدد مانگی مگر ان سب نے مدد دینے

سے انکار کیا۔ پھر اس نے جبل ابو قبیس پر کھڑے ہو کر فریاد کی جسے قریش کعبہ میں سن رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت کے چچا زبیر بن عبد المطلب کی تحریک پر بنو ہاشم، زہرہ اور بنو اسد بن عبد العزیٰ سب عبداللہ بن جدعان کے گھر میں جمع ہوئے اور باہم عہد کیا کہ ہم ظالم کے خلاف مظلوم کی مدد کیا کریں گے اور مظالم واپس کروایا کریں گے۔ اس کے بعد عاص بن وائل کے پاس گئے اور اس سے زبیدی کا مال واپس کرایا۔ اس معاہدے کو حلف الفضول اس لئے کہتے ہیں کہ یہ معاہدہ اس معاہدہ کے مشابہ تھا جو قدیم زمانہ میں جرہم کے وقت مکہ میں یہ ہی مضمون ہوا تھا کہ ہم ایک دوسرے کی حق رسائی کیا کریں گے۔ چونکہ جرہم کے وہ لوگ جو اس معاہدہ کے محرک تھے ان سب کا نام فضل تھا جن میں سے فضل بن حارث اور فضل بن وداعہ اور فضل بن فضالہ تھے۔ اس لئے اس کو حلف الفضول سے موسوم کیا گیا تھا"۔

اس تدبیر سے بنی آدم کے جان و مال کی بہت کچھ حفاظت ہو گئی تھی۔ بعثت کے بعد حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اگر آج بھی کوئی اس انجمن کے نام سے کسی کو مدد کے لئے بلائے تو میں سب سے پہلے اس کی امداد کو تیار پایا جاؤں گا (رحمۃ للعلمین)

بعثت کے بعد: مکہ معظمہ میں بے بس اور بے سہارا لوگوں کے حق میں یہ پہلی موثر آواز تھی جو بعثت سے پہلے اٹھی، اب بعثت ہوئی تو اس آواز کو 'پیغام نبوت' کا ایک اہم حصہ بنا دیا گیا۔ اور اب حضور پرنور ﷺ اپنی طرف سے ہی نہیں، اللہ کی طرف سے بھی مخلوق خدا کے ساتھ رحم وکرم اور ایثار و احسان کا رویہ اپنانے کی تلقین فرمانے لگے۔ اس ابتدائی دور میں بھی یہ بات کھل کے سامنے آ گئی تھی کہ رب العلمین جل مجدہ کی ربوبیت والوہیت اور حضور رحمۃ للعلمین ﷺ کی رسالت و رحمت پر ایمان نہ لانے والا رحم وکرم اور عدل و احسان سے بھی تہی دامن ہوتا ہے۔ دیکھئے قرآن پاک کی رو سے خدا اور قیامت پر ایمان نہ رکھنے والے کے اخلاق و کردار کا نقشہ کتنا بھیانک ہے۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ (الماعون ۱-۳)

ترجمہ: بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے۔ پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا۔

اس کے بعد ان 'نمازیوں' کا ذکر ہے جو اخلاص سے نہیں بلکہ ریا و نفاق سے نمازیں پڑھتے ہیں۔ ایسے نمازی بھی حقیقت ایمان سے محروم ہونے کی بنا پر احسان و مروت سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ دیکھئے قرآن پاک کا جلالی انداز

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝ (الماعون ۴تا۷)

ترجمہ: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔

یہ تھا ابتدائی دور اسلام۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی"

وہاں حضور پرنور ﷺ ظاہری طور پر ایک سلطنت کے سربراہ بھی تھے مگر کوئی ہمارے حضور پرنور ﷺ کی مسکین نوازی اور گدا پروری میں کوئی فرق نہیں، حضور پرنور ﷺ کے رحم وکرم میں کوئی تفاوت، بلکہ ظاہری ذمہ داریوں میں کثرت سے حالات اور بھی سنگین ہو گئے۔ وہی روزے وہی پیٹ پر پتھر، وہی کئی کئی دنوں تک کاشانہ نبوت میں چولہوں کا نہ جلنا اور محض ایک کھجور اور پانی پر گزارا کرنا، ان حالات میں بھی کسی فقیر، کسی مسکین، کسی گدا کو خالی نہیں پھیرا جاتا، اگر بظاہر پاس کچھ نہیں تو وعدہ لے کر اس کی حاجت پوری کی جاتی ہے۔ اسی دور کی سیرت طیبہ کے متعلق کسی کہنے والے نے کہا ہے

نرفت 'لا' بزبان مبارکش ہر گز ۔۔۔ مگر در اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا الله

ترجمہ: حضور پرنور ﷺ کی زبان مبارک پر کبھی 'لا' (یعنی نہیں) نہیں آیا ہاں اگر حضور ﷺ نے 'لا' (یعنی نہ) فرمایا ہے تو کلمہ شہادت میں فرمایا ہے یعنی یہ گواہی دیتے ہوئے کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں۔

جملہ معترضہ: بلند مرتبہ اے رسول عربی کے در رحمۃ للعلمین ﷺ کی بارگاہ میں دست سوال پھیلانے والو! تمہیں مبارک ہو کہ یہ وہ بارگاہ بیکس پناہ ہے جہاں کسی سوال کے جواب میں 'لا' (یعنی نہیں) نہیں فرمایا جاتا۔ اعلیٰحضرت نے اسی لئے عرض کیا ہے۔

واہ کیا جود وکرم ہے شہ بطحا تیرا ۔۔۔ نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

خود فرماتے ہیں۔

إِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ قَدْ أَمَّنَ عَائِذَنَا وَلَيْسَ بِخَائِبٍ لَائِذُنَا (ابن ماجہ)

ترجمہ: بیشک جو ہماری پناہ میں آئے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے امان رکھی ہے اور جو ہمارے حضور التجا لائے وہ نامرادی سے بری ہے

لہٰذا اے عاشقان رسول ﷺ بیشک ہر قسم کے شک وشبہ سے پاک ہوتے ہوئے دو زانو بیٹھیں اور حضور وخشوع سے عرض کرو

یَا رَسُوْلَ اللهِ اُنْظُرْ حَالَنَا ۔۔۔ یَا حَبِیْبَ اللهِ اِسْمَعْ قَالَنَا

پھر وہی بات خیر بات ہو رہی تھی حضور پر نور ﷺ کے اس دور مبارک کی جب آپ ﷺ پھر بھی ایک حکومت کے سربراہ تھے۔ سوال یہ تھا کہ کیا اس زمانے میں بھی حضور پر نور ﷺ کی بود و باش، رہن سہن، خورد و نوش، عجز و انکسار، غریب پروری، یتیم نوازی، جود و کرم اور رحمت و شفقت میں کوئی فرق آیا نہیں اور ہرگز نہیں آخر کیوں؟؟ اسی لئے حضور پر نور ﷺ اپنی ضروریات سے زیادہ یتیموں اور مسکینوں کی ضروریات کا خیال فرماتے تھے اصحاب صفہ کون تھے؟ کیا یہ سرمایہ دار لوگ تھے، کیا یہ پہلوان اور غازی تھے (جن کی میدان جہاد میں ضرورت تھی) کیا یہ مدبر اور مفکر تھے جو امور حکومت چلاتے تھے یہ سب مسکین اور بے سہارا تھے جو بظاہر بھی رحمۃ للعالمین ﷺ کی بارگاہ عرش پناہ میں پناہ لئے ہوئے تھے، وہ دو جہاں کا سلطان، اگر کسی سلطان ہفت کشور کے گدا نہیں کسی مالک سیم و زر کے سائل نہیں، کسی صاحب خزینہ و دفینہ کے دست نگر نہیں، ہاں ہاں یہ گدا ہیں تو اس کے جو خواجہ تسنیم و کوثر ہے، جو سلطان دو جہاں ہے، جو شافع روز محشر ہے۔ ہاں یہ خدا کی سب مخلوق کا داتا ہے، یہ اللہ کی ہر دولت کا خازن ہے، یہ مالک الملک کی ہر نعمت کا قاسم ہے۔ مگر پھر بھی حال یہ ہے

کھانا تو دیکھو جو کی روٹی، بن چھنا آٹا روٹی موٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا، صلی اللہ علیہ وسلم!
قبضے میں جس کے ساری خدائی، اس کا بچھونا ایک چٹائی
نظروں میں کیسی، ہیچ تھی دنیا، صلی اللہ علیہ وسلم

آیئے اسی دور کا ایک واقعہ سن لیجئے۔

ایلاء کے زمانہ میں آنحضرت ﷺ ایک مشربہ (بالا خانہ) میں تشریف رکھتے تھے۔ جہاں کھانے پینے کا اسباب رکھا جاتا تھا۔ حضرت عمر فاروق کو جب ایلاء کی خبر ملی۔ تو گھبرائے ہوئے اس مشربہ میں حاضر خدمت اقدس ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک کھری چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں۔ جو برگ خرما سے بنی ہوئی ہے اور جس پر کوئی توشک وغیرہ نہیں۔ بوریائے خرما کے نشان آپ کے پہلوئے مبارک پر پڑے ہوئے ہیں اور بدن مبارک پر ایک تہبند کے سوا کچھ نہیں۔ سرہانے ایک تکیہ ہے۔ جس میں خرما کی چھال بھری ہوئی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے خزانہ کو دیکھا۔ ایک کونے میں مٹھی بھر جو رکھے ہوئے تھے۔ پاؤں مبارک کے قریب درخت سلم کے کچھ پتے (جو دباغت میں کام آتے ہیں) پڑے ہوئے تھے۔ اور سر مبارک کے پاس ایک کھونٹی پر تین کھالیں لٹک رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ نے پوچھا۔ ابن خطاب! کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ کیوں نہ روؤں۔ بوریائے خرما کے نشان آپ کے پہلوئے مبارک پر پڑے ہوئے ہیں۔ یہ آپ کا خزانہ ہے۔ اس میں جو کچھ ہے وہ نظر آ رہا ہے۔ قیصر و کسریٰ تو باغ و بہار کے مزے لوٹیں اور خدا کے رسول و برگزیدہ کے خزانہ کا یہ حال ہو۔ آپ نے فرمایا۔ ابن خطاب! کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ آخرت ہمارے واسطے اور دنیا ان کے لئے ہو۔ (سیرت رسول عربی بحوالہ سیرت ابن ہشام)

حضور پر نور ﷺ کے زہد کے بارے میں مشہور سیرت نگار جناب قاضی محمد سلیمان سلمان مرحوم کے چند الفاظ نہایت جامع ہیں گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ "آپ ﷺ کی دعا تھی

يَا رَبِّ اَجُوْعُ يَوْمًا وَاَشْبَعُ يَوْمًا وَاَمَّا الْيَوْمُ الَّذِي اَجُوْعُ فِيْهِ فَاَتَضَرَّعُ اِلَيْكَ وَاَدْعُوْكَ
وَاَمَّا الْيَوْمُ الَّذِي اَشْبَعُ فِيْهِ فَاَحْمَدُكَ وَاُثْنِيْ عَلَيْكَ

الٰہی ایک دن بھوکا رہوں، ایک دن کھانے کو ملے، بھوک میں تیرے سامنے گڑگڑایا کروں، تجھ سے مانگا کروں اور کھا کر تیری حمد و ثنا کیا کروں۔

۲۔۔۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، ایک ایک مہینہ ہمارے چولہے میں آگ روشن نہ ہوتی۔ حضرت کا کنبہ پانی اور کھجور پر گزران کرتا۔

۳۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، نبی ﷺ نے مدینہ آکر تین دن تک برابر گیہوں کی روٹی کبھی نہیں کھائی

۴۔۔۔ نبی ﷺ نے انتقال فرمایا تو اس وقت آنحضرت ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے پاس بعوض غلہ (جو) رہن تھی۔

۵۔۔۔ آنحضرت ﷺ اس دنیا کی آخری شب میں تھے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پڑوسن سے چراغ کے لئے تیل منگوایا تھا۔

۶۔۔۔ نبی ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے۔ الٰہی آل محمد ﷺ کو صرف اتنا دے، جتنا پیٹ میں ڈال لیں۔ یہ یاد رکھنا چاہئے زہد کی یہ تمام صورتیں اختیاری تھیں۔ لاچاری بکجہتہ تھی"۔

اتحاد ملت (۲۲)

کی ضرورت وصورت

گذشتہ دنوں سیرت کی مشہور و معروف کتاب رحمۃ للعالمین کے عظیم مصنف جناب قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری کی ایک عظیم و مختصر کتاب شرح اسماء الحسنیٰ دیکھنے کی سعادت ملی [illegible] کے تمام میں مصنف کا تعارف [illegible] ہے۔ مضمون نگار جناب حکیم محمد [illegible] صاحب نے قاضی صاحب کی دیانت کے بارے میں ایک ایمان افروز واقعہ لکھا ہے۔ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں [illegible]۔

"علم حدیث کی [illegible] تفسیر پر بھی قاضی صاحب [illegible] حاصل تھا۔ اس ضمن میں مجھے [illegible] ابو الخیر الدین احمد [illegible] کی ایک روایت یاد آتی ہے [illegible] قاضی صاحب [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] میں بہت [illegible] گفتگو ہوئی [illegible] قاضی صاحب [illegible] کی آیت پڑھی۔ [illegible] قاضی صاحب نے فرمایا [illegible] تفسیر [illegible] مختلف [illegible] ہے۔ قاضی صاحب نے بیان [illegible] کی ذیلی اندازی ہوگئی ہے انھوں نے فرمایا کہ [illegible] کا ترجمہ [illegible] یوسف علیہ السلام [illegible] درحقیقت یہ ہے کہ [illegible] صورت میں [illegible] دل میں پیدا نہیں ہوئی بلکہ [illegible]۔"

[illegible] کے بارے والوں کی عقیدہ کا عام مقام نبوت کی معصومیت پر کامل یقین ہے [illegible] عصمت کا عقیدہ اسلام کے بنیادی اور متفقہ مسائل میں سے ہے۔ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] (علیہ السلام) [illegible] علیم و خبیر ہونے پر بھی [illegible] یقیناً [illegible] کتاب کا [illegible] تھا۔ [illegible]۔

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (الانعام ۱۲۴) ترجمہ: اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے

قرآن حکیم کا ترجمہ و تفسیر کرتے وقت اس بنیادی حقیقت کو پیش نظر رکھنا چاہیے مگر افسوس کہ بہت سے مترجمین اس سے غافل ہوتے ہیں یا [illegible] قوم و مقام نبوت کا باغی بنانا چاہتے ہیں۔

یہی الفاظ قرآنی جن کا ترجمہ کرتے ہوئے جناب قاضی صاحب نے بڑی احتیاط سے کام لیا۔ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الہند جناب محمود الحسن صاحب یوں کرتے ہیں پہلے الفاظ ملاحظہ فرمائیے پھر ترجمہ

[illegible] (یوسف ۲۴)

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

مگر اس سے پہلے اسی سورۂ یوسف کی آیت [illegible] ملاحظہ فرمائیے

حَتّٰی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا (یوسف ۱۱۰)

یہی شیخ الہند یا شیخ الہند اس کا ترجمہ کرتے ہیں۔

ترجمہ: یہاں تک کہ جب ناامید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ

ان سے جھوٹ کہا گیا تھا پہنچی ان کو ہماری مدد

[illegible]

[illegible]

یہاں تک کہ جب رسول [illegible] (ترجمہ [illegible])

دیکھا آپ نے دونوں ترجموں کا فرق۔

[illegible]

[illegible]

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (فتح ۱-۲)

ترجمہ: ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تاکہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ کرنا بھی بلا الزام کیا ہے [illegible] قرآن پاک [illegible]

[illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا ہے تو انھوں نے عرض کیا

ولهم علي ذنب فاخاف ان يقتلون ۝ (شعراء ۱۴)

ترجمہ [illegible] مجھ پر [illegible] کا [illegible] مجھے قتل [illegible]

[illegible]

[illegible] ذنبک [illegible] ہجرت [illegible]

[illegible] حدمت [illegible]

قرآن مجید [illegible] ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر [illegible] کرے۔

[illegible]

[illegible] ہجرت [illegible] اتہامات لگائے تھے [illegible] قبل ہجرت

الگ تھے اور بعد از ہجرت الگ

اتہامات قبل از ہجرت [illegible]

کا کوئی شخص [illegible] وغیرہ وغیرہ۔

اتہامات بعد از ہجرت [illegible]

[illegible] وغیرہ وغیرہ۔

مومنین پر بھی ایسے ہی الزامات لگائے جاتے [illegible] ناقابل [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

آیت لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا [illegible]

کے) میں بھی بات ان کو بتائی گئی ہے۔

[illegible] ﷺ نے حضور میں سفیر قریش کی حیثیت سے [illegible]

[illegible] حضرت ابوبکر صدیق [illegible]

[illegible] الزامات [illegible]

[illegible] بصیرت [illegible]

[illegible] اتہامات [illegible]

ہو گئے تھے۔ (رحمۃ للعالمین جلد سوم)

[illegible] لغوی تحقیقات کی فرصت تھی [illegible]

[illegible] سے اپنے

[illegible] ﷺ جس کا کلمہ پڑھنے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں [illegible]

[illegible] ترجمہ کرتے ہوئے [illegible] نازل ہوا ہے۔ کیا اس

[illegible] خوف خدا [illegible] چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (فاطر ۲۸)

ترجمہ: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں

یہ آیتیں ... خوف ... تعریف ... کی گئی ہے۔

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ۝ (الفرقان ۷۳)

ترجمہ: اور وہ کہ جب انہیں ان کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو ان پر بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے

اگر اس کا ترجمہ ... کیا جائے تو پھر بھی عظمت رسالت کو ٹھوکر ... عقیدہ ... ہو گیا ہے۔ دیکھئے اعلیٰ حضرت ... قرآن ... سورۃ الفتح کی ان ابتدائی الفاظ کا ترجمہ کیا ہے۔

بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ (کنز الایمان)

یہاں سے یہ بھی معلوم ہو گیا ... دیوبندی ... یہ ہی ہے کہ ... خوف خدا ... ہوتے ہیں اور یہی خوف خدا عشق رسول ﷺ کی بنیاد ہے۔ گویا دیوبندیت میں خوف خدا ہے نہ عشق مصطفیٰ ﷺ کی دولت ...

اگر یہ بات کہ دیوبندی ... خوف خدا سے عاری ہیں ... آیت کا ترجمہ جس کا تعلق ... صفات ... دیوبندی ... مطابق ... اعلیٰ حضرت ... کا ترجمہ بھی ملاحظہ ہو۔

آیت نمبر ۱ وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ۝ (آل عمران ۵۴)

ترجمہ محمود الحسن دیوبندی: اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت: اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔

دیکھا خوف خدا کا اثر

آیت نمبر ۲ آل عمران کی آیت نمبر ۱۴۰ میں یہ جملہ ہے

وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

ترجمہ دیوبندی: اور اس واسطے کہ معلوم کرے اللہ جن کو ایمان ہے

ترجمہ اعلیٰ حضرت: اور اس لئے کہ اللہ پہچان کرا دے ایمان والوں کی۔

آیت نمبر ۳ سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۶ میں ایک جملہ ہے

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ

ترجمہ دیوبندی: اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو جنہوں نے جہاد کیا ہے

ترجمہ اعلیٰ حضرت: اور ابھی اللہ نے پہچان نہ کرائی ان کی جو تم میں سے جہاد کریں گے۔

ذرا سوچئے کتنی ہوئی دیوبندی طرف سے اللہ کے علم کا انکار کرنے کی کہ جو جہاد کر چکے ہیں اللہ ابھی انہیں بھی نہیں جانتا (معاذ اللہ) دوسرا ترجمہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ فرق دیکھ لیں۔

آیت نمبر ۴ سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۴۲ کا ابتدائی حصہ

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ

ترجمہ دیوبندی: البتہ منافق دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا۔

[illegible]

فرمایا اللہ کریم نے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝ (البقرۃ ۱۱)

[illegible]

[illegible]

[illegible] نہیں سمجھتا تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔

[illegible]

[illegible]

ہے اسی لئے اگلی آیت میں ہی اللہ نے فیصلہ فرما دیا۔

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ۝ (البقرۃ ۱۲)

ترجمہ: سن لو یہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں۔

[illegible] معلم انسانیت، معلم ﷺ فرماتے ہیں

إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَىٰ أُمَّتِي كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِيمِ اللِّسَانِ

ترجمہ: مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ جس کا خطرہ ہے وہ ہر منافق ہے جس کی زبان عالمانہ ہو۔

☆ ☆ ☆

توحید اور محبوبانِ خدا کے کمالات

(قسط ۴۸) (پروفیسر محمد یٰسین آسی)

گذشتہ قسط میں چند قرآنی وظائف اور ان کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۔ ہر قسم کی بیماری اور تکلیف سے رہائی: حضرت عبداللہ بن مسعود [illegible]

[illegible] تھے

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ

سَقَمًا (ابو داود)

ترجمہ: اے لوگوں کے رب بیماری دور فرما، شفا عطا فرما، تو ہی شافی ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا

نہیں ایسی شفا عطا فرما جس میں کوئی کمی نہ ہو۔

۲۔ شدید درد کا علاج: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ (مسلم، ابن ماجہ)

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کی عزت و قدرت کی پناہ میں آتا ہوں اس تکلیف سے جو (محسوس) پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں

۳۔ حضرت جبریل علیہ السلام کا دم: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ [illegible] حضور سید عالم ﷺ [illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ

شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (ابن ماجہ)

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

۴۔ ایک جامع دعا: حضرت [illegible] ﷺ [illegible] کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ [illegible] (نسائی)

ترجمہ: [illegible]

۵۔ آنکھ اور بعض اعضاء کی حفاظت: حضرت [illegible]

سے نفع اٹھاؤں۔ فرمایا یوں کہا کر

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَلِسَانِيْ وَقَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ يَعْنِيْ ذَكَرَهٗ (نسائی)

ترجمہ: [illegible]

۶۔ زخم یا پھوڑے کا علاج: ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا [illegible]

[illegible] حضور ﷺ اپنی مبارک انگلی [illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہم میں کسی کے تھوک

میں ملی ہوئی ہے تاکہ ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے شفا ہو۔

۷۔ ہر غم اور ہر قرضے سے نجات: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک روز حضور پاک ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اللهم إني أعوذ بك من [illegible] وأعوذ بك من [illegible]

ترجمہ: اے اللہ [illegible]

تیری پناہ کا سوالی ہوں۔

۸۔ **نیند نہ آئے تو** [illegible]

اللهم غارت النجوم وهدأت العيون وأنت حي قيوم لا تأخذك سنة ولا نوم

يا حي يا قيوم أهدئ ليلي وأنم عيني (ابن السني)

ترجمہ: اے اللہ ستارے چھپ گئے، [illegible]

[illegible] يا حي يا قيوم [illegible]

۹۔ **نیند میں ڈر آئے تو** [illegible]

عمل کریں) ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

أعوذ بكلمات الله التامات من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وأن

يحضرون (ترمذی)

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

• **مختلف اخلاقی و روحانی بیماریوں سے نجات** [illegible]

اللهم طهر قلبي من النفاق وعملي من الرياء ولساني من الكذب وعيني من

الخيانة فإنك تعلم خائنة الأعين وما تخفي الصدور

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

۱۱۔ **غم زیادہ ہو جائیں تو۔** [illegible]

[illegible]

لا حول ولا قوة إلا بالله (بخاری، مسلم)

ترجمہ: تمام قوت و طاقت اللہ ہی کیلئے ہے۔

۱۲۔ **جو (حلال) کھاؤ نقصان نہیں دے گا۔** [illegible]

"ایک صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] طرح کا عمل جاتا ان کی دلی تشویش [illegible] حدیث شریف میں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

[illegible]

ہوں۔" (مجدد اسلام ص ۸۱)

حقیقت [illegible]

[illegible]

اب اسی ضمن میں ایک مزید واقعہ ملاحظہ فرمایئے۔

۱۳۔ بیماریوں سے محفوظ رہنے کا طریقہ: [illegible]

[illegible] کے لفظوں میں ملاحظہ فرمایئے

[illegible]

[illegible] نے محفوظ رکھا۔

[illegible]

[illegible]

(ترجمہ: [illegible])

جن جن امراض کے مریضوں [illegible] سب سے محفوظ ہوں [illegible]

تعالیٰ ہمیشہ محفوظ رہوں گا (سیرت امام احمد رضا، ملفوظات اعلیٰ حضرت)

۱۴۔ پیٹ درد کے لئے: حضرت [illegible] ﷺ شریف

لائے انھوں نے مجھ سے پوچھا

اے ابو ہریرہ کیا تمہارے پیٹ میں درد ہے؟

میں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ

[illegible]

۵۔ درود شریف سے غم دور، گناہ معاف حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض [illegible] درود شریف پڑھتا ہوں [illegible] درود شریف [illegible] وقت مقرر کروں [illegible] جتنا تم چاہو [illegible] میں نے [illegible] چوتھائی وقت فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے [illegible] آدھا وقت فرمایا [illegible] تمہاری مرضی [illegible] تمہارے لئے بہتر ہے [illegible] کہ سارا وقت [illegible] آپ پر درود شریف ہی پڑھوں گا فرمایا

(اذاً تُکفٰی همّک ویُغفر لک ذنبک [illegible])

ترجمہ: تب تو تمہارے سب غموں کو کافی ہوگا اور تمہارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی [illegible] فرماتے ہیں

[illegible] درود شریف [illegible] سب [illegible] دنیا کی مشکلیں خود بخود حل ہوں گی (مرآت المناجیح جلد دوم)

جدید توحید کے علمبردار غور سے پڑھیں
درج ذیل وظائف بھی احادیث میں ہیں

۱۲۔ نماز حاجت حضرت عثمان بن حنیف [illegible] ایک شخص [illegible] رسول ﷺ [illegible] حضور ﷺ [illegible] حضور ﷺ [illegible] یوں دعا مانگنے کا حکم دیا۔

اللّٰھم انی اسئلک واتوجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة یا محمد انی قد

توجهت بک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللّٰهم فشفعه فیَّ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف نبی رحمت حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے تیری

طرف توجہ کرتا ہوں یا محمد میں آپ کے وسیلے سے اپنی اس حاجت میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں

تاکہ وہ میری حاجت پوری کی جائے۔ اے اللہ میرے بارے میں حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما

[illegible] حدیث صحیح [illegible] یہ حدیث صحیح ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس کتاب کی تالیف

[illegible] پیش کیے ہیں (جس کا

[illegible]

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى

[illegible]

(ترجمہ حصن حصین اردو کامل)

[illegible]

[illegible] (اصل عبارت ارشادات خود حضرت مصنف کے ہیں)

[illegible] آپ کے دست مبارک کی طرف دیکھ رہا

[illegible] ہاتھ پھیرے۔

[illegible]

پھر آپ نے اسی نماز حاجت [illegible]

[illegible]

[illegible]

(حصن حصین [illegible] صدیق ہزاروی [illegible])

۱۷۔ سفر میں سواری کا جانور چھوٹ کر بھاگ جائے تو [illegible]

أَغِيثُونِي يَا عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ

ترجمہ: اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے

۱۸۔ اگر کسی مددگار کی ضرورت ہو تو پکارے:

یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی

[illegible]

مولانا محمد ادریس صاحب اس وظیفے کے بارے لکھتے ہیں

[illegible] مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ عمل آزمودہ ہے۔

انصاف اور ایمان کا تقاضا [illegible]

[illegible]

[illegible] ہوگا

[illegible] ہجرت فرما کر [illegible]

فصعد الرجال والنساء فوق البيوت وتفرق الغلمان والخدم في الطرق ينادون

يا محمد يا رسول الله يا محمد يا رسول الله

ترجمہ: تو مرد عورتیں اور مرد گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خادم گلیوں میں متفرق ہو کر نعرے لگاتے تھے

يا محمد يا رسول الله يا محمد يا رسول الله

ایک غیر مقلد محدث کا فیصلہ [illegible]

[illegible] مشکل [illegible]

حدیث [illegible] حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] بالفاظ حسب ذیل ہے

[illegible] فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ [illegible] وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ [illegible] صَحِيحٌ [illegible] قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةٍ [illegible] إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي [illegible] عِبَادِ اللهِ [illegible]

ترجمہ: [illegible] رسول اللہ ﷺ سے [illegible] یا محمد میں آپ کے [illegible] آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں [illegible]

اور حدیث میں آیا ہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو

شاہ ولی اللہ [illegible] مصنف ابن ابی شیبہ [illegible]

[illegible]

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ [illegible] قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّةُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضِ فَلَاةٍ فَلْيُنَادِ يَا عِبَادَ اللهِ احْبِسُوا [illegible] فَإِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَرْضِ حَاضِرًا سَيَحْبِسُهُ [illegible]

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا جانور جنگل میں چھوٹ کر بھاگ جائے تو وہ پکارے اے اللہ کے بندو اسے روک لو، اے اللہ کے بندو اسے روک لو کیونکہ اللہ کی طرف سے وہاں حاضر ہوتا ہے جو اسے جلدی روک لے گا

۱۹۔ پاؤں سن ہو جائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیا پڑھتے تھے

حضرت عبد الرحمن بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا تو ایک آدمی نے عرض کیا

اذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ

یعنی اسے یاد کیجئے جو آپ کو سب لوگوں میں محبوب تر ہے تو آپ نے فوراً پکارا یا مُحَمَّدُ ﷺ

ہاں ہاں اگر حضور ﷺ کسی کو سب سے زیادہ محبوب نہ ہوں تو وہ مومن نہیں ہو سکتا چنانچہ اسی حقیقت کے پیش نظر کہنے والے کا مطلب بھی یہی تھا کہ حضور پر نور ﷺ کو پکاریں۔

من فضائل المدینہ

[illegible]

☆ — حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا اور اہل مکہ کے لئے دعا کی تھی میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں، اور مدینہ منورہ کے صاع اور مد کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دوگنا زیادہ دعا کرتا ہوں۔ (مسلم، کتاب الحج)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کو حرم قرار دیتا ہوں، لہذا مدینہ منورہ کی دونوں پتھریلی جانبوں کے درمیان سے نہ کسی درخت کو کاٹا جائے گا اور نہ کسی جانور کا شکار کھیلا جائے گا۔ (ایضاً، کتاب الحج)

☆ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کاش، اہل مدینہ اس بات کو جان لیں کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہے۔ جو آدمی مدینہ منورہ سے اعراض کرکے اس کی سکونت کو چھوڑ دے گا، اللہ تعالیٰ اس سے بہتر آدمی کو مدینہ منورہ کا رہائشی بنادے گا، جو آدمی مدینہ منورہ کی بھوک پیاس اور محنت کو برداشت کرے گا، میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔ (ایضاً، کتاب الحج)

☆ — حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اہل مدینہ کو تکلیف دینے کا ارادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں اس طرح پگھلائے گا جس طرح سیسہ پگھلتا ہے، یا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (ایضاً)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے تھے، حتیٰ کہ احد پہاڑ آپ کے سامنے ظاہر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا، یہ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، اے اللہ میں ان دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا، اے اللہ اہل مدینہ کے صاع اور مد میں برکت نازل فرما۔ (ایضاً)

☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوہ عیر سے لے کر کوہ ثور تک مدینہ منورہ حرم ہے، لہذا جو شخص مدینہ منورہ میں کوئی جرم کرے گا یا مجرم کو پناہ دے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ (ایضاً)

☆ — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ نہ اس کا فرض قبول ہوگا، نہ نفل قبول ہوگا (مسلم)

☆ — جنگ حرہ کے زمانے میں ابو سعید مولیٰ مہری نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آکر مدینہ منورہ سے کوچ کرنے کا مشورہ کیا، مدینہ کی مہنگائی اور اپنے بچوں

[illegible]
مشکلات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں یہ مشورہ نہیں دوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص مدینہ منورہ کی مشکلات پر صبر کرے گا، میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا، شرطیکہ وہ مسلمان ہو۔ (ایضاً)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو آگے وبائی بخار تھا تو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما بیمار ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کی بیماری دیکھی تو دعا فرمائی: اے اللہ! جس طرح تو نے ہمارے نزدیک مکہ کو محبوب بنایا تھا اسی طرح مدینہ منورہ کو بھی محبوب بنا دے، بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے، مدینہ منورہ کو صحت افزا بنا دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت ڈال دے اور اس کا بخار مقام جحفہ کی طرف منتقل کر دے۔ (ایضاً)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسیح دجال مشرق کی طرف سے آئے گا، وہ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا، جہاں تک کہ احد پہاڑ کے پیچھے اترے گا۔ فرشتے وہیں سے اس کا رخ شام کی طرف موڑ دیں گے اور وہ شام میں ہلاک ہو جائے گا۔ (ایضاً)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک زمانہ ایسا آئے گا، کہ لوگ اپنے عم زادوں اور رشتہ داروں کو بلا کر کہیں گے کہ جہاں آسانی ہو اس جگہ چلو، کاش کہ وہ جان لیتے کہ مدینہ منورہ ہی ان لوگوں کے لئے بہتر ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جو شخص بھی مدینہ منورہ سے اعراض کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے بہتر شخص کو مدینہ منورہ میں آباد کر دے گا۔ سنو! مدینہ منورہ ایک بھٹی کی طرح ہے جو میل کچیل کو نکال کر باہر پھینکتا ہے، اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی، جب تک مدینہ منورہ خبیث لوگوں کو نکال کر باہر نہ پھینک دے۔ (ایضاً)

☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مدینہ منورہ کا نام طابہ رکھا ہے۔

☆ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ایضاً) مجھے ایک بستی کی طرف ہجرت کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں [illegible] لوگ اسے یثرب کہتے ہیں [illegible] (ایضاً)

☆ حضرت سفیان بن زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یمن فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل وعیال اور خدام کو لے کر چلی جائے گی، کاش وہ جانتے کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہوگا، پھر شام فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل وعیال اور خدام کو لے کر شام چلی جائے گی، کاش وہ جانتے کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہے۔ پھر عراق فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل وعیال اور خدام کو لے کر عراق چلی جائے گی، کاش وہ جانتے کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہے۔ (ایضاً)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ کے بہترین ہونے کے باوجود لوگ اس کو درندوں اور پرندوں کے لیے چھوڑ دیں گے۔ (ایضاً)

☆ [illegible] مازنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک (بہترین) باغ ہے، اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ (ایضاً)

☆ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ تبوک سے واپس آئے اور وادی قریٰ میں پہنچے تو آپ نے فرمایا: مجھے جلدی ہے، جو شخص میرے ساتھ چلنا چاہے چلے اور جو ٹھہرنا چاہے ٹھہر جائے۔ ہم آپ کے ساتھ چل دیئے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو فرمایا: یہ طابہ ہے اور یہ احد ہے، یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (ایضاً)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آخر الانبیاء ہوں اور میری

اشارات

[illegible] البلد ہے، دار الخیر ہے، رشک
[illegible]

[illegible]
کہ صد جنتیں ہیں نثار مدینہ

☆ اسی دلنشین انداز کو سامنے رکھ کر راقم نے عرض کیا ہے۔

عجب دلنشیں ہے بہار مدینہ
کہ صد غیرت گل ہے خار مدینہ
مجھے پوچھتے ہو کہ خورشید کیا ہے
فقط ذرہ رہگذار مدینہ
نگاہ محبت میں گلزار جنت
شبیہ در و بام و دیار مدینہ
میں کیوں دیکھوں رنگینی نرگس و گل
تصور میں جب ہے دیار مدینہ
بنا آئینہ کیوں ہیں حوروں کے عارض
کہ غازہ ہے گرد و غبار مدینہ
کوئی طور پر، کوئی چوتھے فلک پر
گیا عرش پر تاجدار مدینہ
مرا دل طلبگار شاہ دو عالم
مری آنکھ امیدوار مدینہ
ارے مال، اولاد کی بات چھوڑو
مری روح تک ہے نثار مدینہ
فلک پر نہ کیوں کر وہاں زمیں ہو
کہ اس پر ہے نقش و نگار مدینہ
مرا سدرۃ المنتہیٰ سے بھی برتر
عروج مدینہ، وقار مدینہ
غلام آپ کا ہوں، گدا آپ کا ہوں
نگاہ کرم، شہریار مدینہ

☆ مدینہ منورہ دجال اور طاعون سے محفوظ ہے، [illegible] یثرب سے طابہ بنا دیا، پہلے یہ خطہ بیماریوں کا مرکز تھا، حضور سراپا نور ﷺ جلوہ گر ہوئے تو شفاؤں کا مرکز بن گیا۔

☆ ...مدینہ منورہ کسی کا محتاج نہیں، سب مدینہ منورہ کے محتاج ہیں۔

[illegible]
[illegible] وہ خود زمانے کی نیرنگیوں کا شکار ہو چکے گا۔

☆ ...رسول غالب کی بدولت یہ شہر بھی تمام شہروں پر غالب ہے اس کی رفعت شان نے دنیا کے بڑے بڑے شہروں کو سرنگوں کر دیا ہے۔ گویا کہ یہ [illegible] دکھا جانے والی بستی ہے... قریہ عشق و مستی ہے [illegible] حق پرستی ہے—

☆ [illegible] حضور اقدس ﷺ [illegible] مستقبل کے اسرار اور غیوب سے آگاہ فرما دیا ہے۔ کوئی واقعہ آپ سے پوشیدہ نہیں

[illegible]
[illegible] حضور اقدس ﷺ نے [illegible]

☆ حضور اقدس ﷺ [illegible]
کرتے ہیں

ہر گلی کوچہ گاہوں میں جس کی
[illegible]

☆ [illegible] فرمائیں۔

☆ ...حضرت امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور اقدس ﷺ جس مبارک جگہ مدفون ہیں وہ جگہ کعبہ مشرفہ و عرش [illegible] سے بھی افضل ہے (کشف الغمہ [illegible])

☆ حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اس عقیدے میں کسی کا اختلاف نہیں کہ حضور مصطفیٰ ﷺ کی جگہ مدفن [illegible] سب سے افضل ہے
(کتاب الشفا جلد ۲ ص [illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible] (... ۳۵۱)

حضرت [illegible] علیہ [illegible] حضور اقدس ﷺ [illegible] افضل ہے [illegible]

۔ حضرت [illegible] علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ [illegible] ﷺ کی قبر انور تمام مقامات سے افضل ہے کیونکہ اس پر ہمیشہ رحمت اور انوار و تجلیات کا نزول ہوتا ہے

۱۱۔ حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں زمین کا جو حصہ حضور اقدس ﷺ کے جسم مبارک سے متصل ہے وہ حصہ [illegible] عرش [illegible] سے بھی افضل ہے [illegible] (مواہب لدنیہ جلد ۲ ص ۳۵۵)

۔ حضرت [illegible] علیہ الرحمہ فرماتے ہیں [illegible] ﷺ [illegible] افضل ہے [illegible] (... جلد ۲ ص ۳۰۳)

۲۲۔ حضرت امام محمد بن یوسف شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں آپ ﷺ کی [illegible] متصل ہونے کی وجہ سے [illegible] عرش [illegible] بھی افضل ہے۔ (سبل الہدی جلد ۳ ص ۶۵)

۲۳۔ حضرت ملا علی القاری حضرت [illegible] اور حضرت [illegible] شامی جیسے [illegible] کا بھی یہی عقیدہ ہے [illegible]

[illegible]

ان پر درود جن سے نوید [illegible] کی ہے

[illegible]

[illegible]

یہ عاری بیاری کیا رکی تیرے غلامی کی

[illegible]

☆ جب حضور اکرم ﷺ کا جسم اقدس [illegible] تو صاحب [illegible] چاہئے [illegible] حضرت [illegible] حضرت [illegible] سے نقل کیا ہے۔ [illegible] مت کا [illegible] ہونا چاہئے

☆ فرمایا [illegible] مسجد شریف میرے حجرے [illegible] ﷺ [illegible] کی طرح ہوتے ہیں [illegible] جاری رہتا ہے

☆ حضور اقدس ﷺ [illegible] میں تیز چلا کرتے۔

☆ [illegible] مسجد کا مطلب یہ ہے [illegible] حضرت [illegible] حدیث [illegible] (... جلد ۲ ص ۵۶)

☆ مدینہ منورہ [illegible] ہر قسم کی بیماری کا علاج ہے [illegible] حضور اقدس ﷺ کی برکت موجود ہے۔ (مواہب لدنیہ جلد ۲ ص ۳۹۲)

☆ ☆ ☆

منصب نبوت اور مقام حدیث

قسط: 4

(قرآن کریم کی روشنی میں)

محمد صدیق ضیاء

رسالت عالمگیر اور اطاعت کی حیثیت ابدی ہے

انسانوں کے لئے اللہ کی ہدایت کے دو ذریعے ہیں ایک اللہ کا
قرآن [illegible] رسول (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے قرآن [illegible]
[illegible] کے لئے ہدایت و نصیحت
کی کتاب ہے ارشاد ہوتا ہے!

شہر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس (البقرۃ ۱۸۵)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا (جو) لوگوں کے لئے
ہدایت ہے

ان هو الا ذکر للعلمین (یوسف ۱۰۴)

ترجمہ: نہیں ہے یہ قرآن مگر نصیحت سب جہانوں کے لئے

تو جس خدا نے ایک قرآن کریم کو سب انسانوں اور تمام
جہانوں کے لئے ہدایت و نصیحت بنایا ہے اسی خدا نے اپنے رسول کریم ﷺ
کو [illegible] مبعوث فرمایا ہے، سب انسانوں اور تمام
جہانوں کے لئے رسول بشیر و نذیر اور رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

وارسلنک للناس رسولاً (النساء ۷۹)

ترجمہ: اور بھیجا ہم نے آپ کو (اے محبوب) سب لوگوں کی طرف
رسول بنا کر

قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعاً (الاعراف ۱۵۸)

ترجمہ: تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں [illegible]

وما ارسلنک الا کافة للناس بشیراً و نذیراً (سبا ۲۸)

ترجمہ: اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام
آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ (کنز الایمان)

تبرک الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون للعلمین نذیراً

ترجمہ: بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے
جہان [illegible]

واوحی الی هذا القرآن لانذرکم به ومن بلغ (الانعام ۱۹)

ترجمہ: اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی کہ میں اس سے تمہیں
ڈراؤں اور جن جن کو پہنچے۔ (کنز الایمان)

وما ارسلنک الا رحمة للعلمین [illegible]

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہانوں کے لئے۔

ان آیات مقدسہ سے معلوم ہوا ہے قرآن سب انسانوں اور
[illegible]
[illegible] ﷺ کی [illegible]
[illegible] ﷺ [illegible]
مخصوص [illegible]
سورۃ الانعام مذکورہ آیت میں "ومن بلغ" وارد ہوا۔ مراد یہ ہے کہ حضور
اکرم ﷺ کی رسالت صرف طبقہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک محدود
نہیں بلکہ جب تک، جہاں تک [illegible] قرآن [illegible]
پہنچے گی، حضور ﷺ سب کے نبی اور سب کے رسول ہیں۔ [illegible]
کی حتمی آیت میں وارد "للعلمین نذیراً" سے واضح ہوتا ہے کہ

[illegible]

اور سورہ انبیاء کی آیت حضور ﷺ کی شان اقدس میں وارد

[illegible]

العلمین" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس جس کا اللہ تعالیٰ رب ہے، عالمین میں اس اس کے لیے حضور ﷺ رحمت ہیں۔ کوئی فرد [illegible] آپ ﷺ کو سب انسانوں اور تمام جہانوں کے لیے رسول اور رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

لہٰذا جس طرح قرآن کریم ایک خاص زمانے میں نازل [illegible] مخاطب ہونے کے باوجود ایک دائمی وابدی اور عالمگیر ہدایت ہے اسی طرح اس کے لانے والا رسول بھی ایک خاص زمانہ اور ایک خاص طبقہ امت میں تشریف لانے کے باوجود سب انسانوں اور تمام زمانوں کے لیے دائمی اور ابدی رسول ہے۔ دونوں میں سے ایک بھی وقتی اور محدود نہیں۔ جس طرح قرآن آج بھی بلکہ آئندہ بھی لوگوں کی ہدایت اور [illegible] چونکہ اطاعت احکام میں ہوتی ہے لہٰذا حدیث پاک میں حجیت ظاہر ہوگی۔

داعی الی اللہ ہیں

[illegible] آپ ﷺ کی دعوت کو قبول کرنا فرض ہے۔ قرآن پاک میں فرمایا۔

یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا ○ وداعیا الی اللہ باذنہ

[illegible]

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں [illegible]

"داعیا الی اللہ باذنہ" سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ [illegible] والا۔ نبی اکرم ﷺ کے اقوال وافعال جو دعوت الی اللہ پر مبنی ہیں [illegible] کرآن کی حجیت کا انکار کر رہا ہے۔

حیرت ہے یہ اللہ اللہ کے نعرے لگانے والا اور قرآن کا [illegible] صورت بھی روا نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کو "داعیا الی اللہ" [illegible] دیتے ہیں۔ جبکہ آپ کی دعوت الی اللہ آپ کی مبارک احادیث میں منحصر ہے لہٰذا احادیث مبارکہ کو حجت جان کر ان پر عمل پیرا ہونے والا ضرور چمک جاتا ہے۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو [illegible]

[illegible]

یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (الانفال ۲۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب [illegible]

یعنی مومن کسی حال میں بھی ہو جب بھی اسے اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ [illegible]

[illegible]

دعا سے تسلیم کرنا فرض ہے بلکہ "اذا دعاکم لما یحییکم" سے [illegible]

[illegible]

وفہم انسان جبکہ وہ مسلمان بھی ہو احادیث مبارکہ جو مراد وحی الٰہی ہیں، کی استجاب و قبولیت کے فرض ہونے سے انکار نہیں کر سکتا۔ دوسرے الفاظ میں حدیث کی حجیت سے انکار ممکن نہیں۔ البتہ جو شخص مسلمان ہی نہ ہو یا اللہ تعالیٰ اور اس کے قرآن پر ایمان ہی نہ ہو تو آیت کو اس سے کوئی [illegible]

[illegible]

سے بری ہیں اور یہ فائدہ "یا ایھا الذین امنو" سے حاصل ہوا۔

اتباع مصطفےٰ ﷺ اور محبوبیت خدا

اطاعت سے مراد ہے حکم ماننا اور اتباع سے مراد ہے پیروی کرنا [illegible]

[illegible] دو وہ لوگ اور نہ اس کی اتباع کرتے رہو ہدایت پر رہو گے۔ فرمایا

فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یومن باللہ وکلمٰتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون (الاعراف ۱۵۸)

ترجمہ: تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول نبی امی پر جو خود ایمان لایا اللہ پر اور اس کے کلام پر اور اس کی اتباع کرو کہ تم ہدایت پاؤ

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو اتباع رسول ﷺ کا حکم دیا ہے۔

[illegible]

اس سے مراد کوئی صلحا یا معصوم نہیں کیا گیا [illegible] اس آیہ کریمہ کو دیکھیں کہ یہاں رسول [illegible] فرمایا "رسولہ النبی الامی" یعنی رسول جو نبی امی ہے اور یہاں کے [illegible] رسول کی ایک اور نشانی ملاحظہ فرمایا!

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التورٰۃ والانجیل [illegible]

[illegible] گا اپنے پاس تورات اور انجیل میں۔

قرآن مجید نے یہاں رسول کی ایک تو وہی نشانی بتائی کہ وہ [illegible] میں بھی ہے۔

یہاں رسول اور نبی امی سے مراد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے [illegible] ﷺ [illegible] مشہور ہے۔ اور انہی کا ذکر تورات شریف اور انجیل مقدس میں موجود ہے [illegible] ﷺ مراد ہے اور انہی کی اتباع کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

اتباع سے مراد ظاہری اور باطنی دونوں طرح اتباع ہے۔ باطنی [illegible]

[illegible] اللہ ہے فائدہ ثابت ہوئی گویا اتباع سے مراد محبت کے ساتھ اتباع ہے اور

فاتبعونی میں جو اتباع مطلوب ہے وہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی محبت سے سرشار ہو کر آپ کی اتباع کی جائے۔ اور صورت و سیرت اور [illegible]
عمل کیا جائے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت گزاری کے جذبے سے محبت [illegible]
محبوبیت عطا فرما دیتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ملاحظہ ہو، فرمایا

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران ۳)

ترجمہ: اے محبوب تم فرما دو لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری [illegible]

[illegible]
[illegible] ہے یعنی اتباع رسول محبت خدا کی شرط ہے اور شرط کے بغیر مشروط کے [illegible]

[illegible]
یہ وعدہ فرمایا ہے کہ جو میرے محبوب کی اتباع کرے گا تو نہ صرف یہ کہ اسے مجھ سے محبت حاصل ہو گی میں (اللہ) خود اس سے محبت کرنے لگ جاؤں [illegible]
اتباع رسول کے صدقے میں خود اس سے محبت کروں گا اور اپنا محبوب [illegible]

یہاں تو "قل" میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے مخاطب ہے اور "فاتبعونی" میں اللہ کا رسول اپنی امت سے مخاطب ہے یا امر کا صیغہ ہے اور اس کے معنی ہیں "تم میری اتباع کرو" لہٰذا آیہ کریمہ میں فاتبعونی [illegible] فاتبعونی [illegible]
جاتی ہے لہٰذا سنت یا حدیث خود بخود دین ثابت ہو گی۔

[illegible]
اسے قبول فرما کر اپنی محبوبیت سے سرفراز فرما دے۔ ☆...☆

[illegible] گزشتہ رمضان مبارک کی مبارک ساعتوں میں [illegible] دین حق کی عظیم تحریک [illegible]
[illegible] مسجد کی رضوان [illegible] میں نہایت روح پرور پروگرام منعقد پذیر ہوئے جس میں جناب [illegible] صاحب، جناب مولانا محمد نواز صاحب، جناب مولانا محمد سرور [illegible] صاحب، جناب حافظ [illegible] قاری صاحب، جناب قاری شاہ [illegible] صاحب، جناب سید [illegible] نعیم شاہ صاحب، جناب حافظ [illegible] صاحب اور جناب مولانا نذیر احمد صدیقی صاحب نے نہایت ہی مخصوص انداز میں مختلف موضوعات پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ جس کے نتیجہ میں اہل علاقہ نے ان پروگراموں کے انعقاد پر خوب داد دی۔

قرآن اور دورِ جدید

(ادیبہ شعیب حسنی)

قرآن پاک [illegible] کائنات [illegible]

[illegible] ثبوت ہونے کے ساتھ ساتھ [illegible] دستاویز ہے

جس میں تمام کا تمام code of life موجود ہے۔ [illegible] سیاسی،

[illegible]

موجود ہے۔ یہ ایک ایسی دلکش و دل آرا کتاب ہے جو الفاظ، عبارات، معانی، مطالب، علوم، اسرار اور حقائق کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔

[illegible] حقیقت و صداقت [illegible]

[illegible]

بنیادی طور پر قرآن پاک کا موضوع انسانی فکر و عمل اور کردار کی اصلاح ہے۔ اس لئے اس میں دوسرے موضوعات پر براہ راست گفتگو [illegible] کائنات کی نشانیاں [illegible] ان پر تفکر کی دعوت دینا [illegible] تحقیق کی دعوت [illegible] مقصود نہیں [illegible] کائنات کے وجود [illegible] عظمت [illegible] مقصود ہے۔ [illegible] کائنات کی تحقیق کے [illegible] پہلو اور قرآنی پہلو میں یہی فرق ہے کہ سائنس تحقیق کو مقصود [illegible] قرآن کی تحقیق [illegible] معرفت [illegible]

دیتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ حم سجدہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"عنقریب ہم ان کو اپنی نشانیاں [illegible] دکھائیں گے [illegible] یہاں تک کہ [illegible]

پوری کائنات کو انسان کیلئے مسخر کر دیا گیا ہے اور انسان [illegible] مالک، خالق اور معبود کی معرفت کیلئے وجود عطا کیا گیا ہے [illegible] کائنات کی خبر دینے والے خالق نے اپنی ذات کے تعارف کیلئے [illegible] کائنات [illegible] متوجہ کیا ہے

[illegible]

"اے رسول! کہہ دو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے، [illegible]

قرآن کریم یقینی طور پر کلام الٰہی ہے [illegible] سال پہلے کی شاعری اور ادب کو پڑھیں تو اس وقت کے دانشوروں اور شعراء کے [illegible] تذکرہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح آج سے سو دو سو سال بعد جو ترقی ہوگی اس [illegible] چند سالوں بعد فرسودہ اور out-dated ہو جائیں گی۔ مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ چودہ سو سال پہلے کا کوئی کلام [illegible] صرف آج تک دور کی ترقیوں کا ساتھ دے رہا ہو بلکہ آئندہ کی ترقیوں اور انکشافات کی طرف بھی [illegible] تو یقیناً وہ کسی بشر کا کلام نہیں ہے بلکہ خالق [illegible] یہ کتاب [illegible] بھی یقیناً

[illegible]

سو قرآن [illegible]

[illegible]

[illegible]

سیاست و تجارت بھی،

☆ ...اس میں جمادات و نباتات کا علم بھی ہے اور انسان و حیوان سے

متعلق [illegible]

[illegible] حقیقت [illegible] حقوق [illegible]

رضاحت بھی،

☆ اس میں علم منطق و فلسفہ بھی ہے اور علم النفس بھی،

☆ اس میں زراعت و مساحت بھی ہے اور علم خیاطت و صداریت بھی،

☆ اس میں علم معانی و بیان بھی ہے اور علم بدیع و عروض بھی

☆ اس میں علم تجوید بھی ہے اور علم تعبیر رویا بھی،

☆ اس میں علم ظاہر بھی ہے اور علم باطن بھی،

☆ اس میں طریقت کا بیان بھی ہے اور شریعت کا بھی،

☆ اس میں علم تقدیر بھی ہے اور علم حساب و نجوم بھی،

☆ اس میں علم جر ثقیل بھی ہے اور علم ریمیا و سیمیا بھی،

☆ اس میں علم الامثال بھی ہے اور علم توقیت بھی،

☆ اس میں علم رجال و روایت بھی ہے اور علم جغرافیہ و تاریخ بھی

☆ اس میں علم کیمیا و طبعیات بھی ہے اور علم ہندسہ و موسیقی بھی،

☆ اس میں علم کلام و علم مناظرہ بھی ہے اور علم خطابت و کتابت بھی،

حتی کہ اس میں علم جفر، رمل اور دیگر پر اسرار علوم کے اشارات

بھی موجود ہیں، غرضیکہ کائنات کا ہر علم اس کتاب میں سمویا ہوا ہے کیونکہ یہ

[illegible]

[illegible] صفات سے آراستہ کرتے ہوئے

[illegible]

"کوئی خشک و تر ایسا نہیں کہ جس کا ذکر اس کتاب میں نہ ہو"

[illegible]

[illegible] جو غیر مسلم

دانشوروں نے اس کتاب کے بارے میں لکھی ہیں،

قرآن تمام سماوی کتابوں میں بہترین کتاب ہے۔

ڈاکٹر موریس فرانس کے نامور اہل قلم اور ماہر علوم عربیہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

والے کی حمد و ثنا بھری ہے۔ خدا کی عظمت سے اس کا حرف حرف بھرا ہے

[illegible]

[illegible]

مسٹر وڈول جس نے قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا، اپنے

تاثرات یوں بیان کرتا ہے۔

"جتنا بھی ہم اس کتاب (قرآن) کو الٹ پلٹ کر دیکھیں،

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا جلد ۱۲ صفحہ ۸۹۹ پر لکھا ہے

قرآن [illegible] مختلف حصوں کے مطالب ایک دوسرے کے بالکل متفاوت

ہیں بہت سی آیات دینی و اخلاقی خیالات پر مشتمل ہیں۔ [illegible]

تاریخ اور الہامات انبیاء کے ذریعے اس میں خدا کی عظمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

کی موجودہ کتابوں میں سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے۔

بابا گرو نانک "جنم ساکھی کلاں" صفحہ ۱۴۷ پر لکھتے ہیں۔

"توریت [illegible]

[illegible]

شریف کی تاثیر [illegible] کی کتاب [illegible] رہی کتاب

[illegible]

جس کی تلاوت سے دل بارغ بارغ ہو جاتا ہے قرآن شریف ہی ہے۔

بربرات سے تیز تر رہیں تمیں یہ حرکت ملتے ہیں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مشہور [illegible]

قرآن کے معرب پر اثرات [illegible]
[illegible]
غیر مسلموں سے بھی اپنا لوہا منوالیا ہے۔ کونٹ ہنری دی کاسٹری نے اپنی
کتاب "اسلام" میں لکھا:

"قرآن کی وحی کا مسئلہ اور بھی زیادہ مشکل اور پیچیدہ مسئلہ ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ یہ وہی کلام ہے جس [illegible] پردازی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

"قرآن عالم اسلامی کا ایک مشترکہ قانون ہے"
[illegible]
[illegible]
باقاعدہ بنا دیا ہے۔ مذہبی رسومات سے لے کر روز مرہ زندگی کے افعال
اور روحانی نجات سے لے کر جسمانی صحت کے معاملات، انفرادی
حقوق کی بات ہو یا اجتماعی حقوق [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
خیالات، کلمات، حکایات [illegible]
ایمان، ہیرودان کی کتاب "عہد قدیم" میں موجود ہیں"
انگلستان کے نامور مورخ ڈاکٹر گبن اپنی مشہور تصنیف سلطنت روما کا
انحطاط و زوال "(Decline& fall of the Roman Empire)" کی جلد نمبر 5 باب 50 میں لکھتے ہیں۔
"قرآن کی نسبت بحر اوقیانوس سے لے کر دریائے گنگا تک
[illegible]
[illegible]
[illegible]
حیات انسانی کی ترتیب و تنظیم سے متعلق ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ محمد (ﷺ) کی شریعت سب پر حاوی ہے۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کونٹ دالسانی اور انگلینڈ کے مسٹر ڈی راٹ نے اپنے اپنے انداز سے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] Rules [illegible]
[illegible]
جیسے معجزات و انکشافات برپا کر کے جہاں [illegible] کر رہا ہے

☆ ☆ ☆

قرآن وحدیث کا انکار ہے

قسط 2

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

صحیح البخاری "کا مطلب کیا جائے گا [illegible]

[illegible]

ومسلم فاخرجه مسلم وترکه البخاری واللہ اعلم ترکه

[illegible]

[illegible] آپ کی قسمت۔

بہت چھوڑیے اور انصاف کیجئے

نکاری رہے گا میری جان کب تک

[illegible]

وروایة طاؤس وهم وغلط لم یعرج علیها احد من فقهاء الامصار بالحجاز والشام والعراق والمشرق والمغرب وقد قیل ان ابا الصهباء لا یعرف فی موالی ابن عباس (

[illegible]

الکاشف قال النسائی ضعیف فعلی هذا یحتمل ان البخاری ترک هذا الحدیث لاجل ابی الصهباء وذکر صاحب

[illegible]

العلماء وقد قیل ابو الصهباء لا یعرف فی موالی ابن عباس وطاؤس یقول ان ابا الصهباء مولاه سأله عن ذالک ولا یصح ذالک عن ابن عباس لروایة الثقات عنه خلافه ولو صح عنه ماکان قوله حجة علی من هو من الصحابة اجل واعلم منه وهم عمر وعثمان وعلی وابن مسعود وابن عمر وغیرهم

[illegible]

حدیث کی روایت میں دخل ہے۔ [illegible] امام بخاری نے روایت نہیں کی [illegible] کاشف میں ذکر کیا ہے [illegible] امام بخاری نے اس روایت کو نہیں لیا کیونکہ

[illegible]

جناب عبداللہ بن عباس کے شاگردوں میں سے ابوالصہباء نام کا کوئی [illegible] نے آپ سے یہ مسئلہ پوچھا تھا اور مضبوط اور ثقہ روایات کے ساتھ اختلاف [illegible] جناب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین وغیرہم [illegible] جناب عبداللہ بن عباس [illegible] روایت [illegible] ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک [illegible] کے متعلق شارح بخاری [illegible] لکھتے ہیں

المروی احادیث عن ابن عباس تشهد بالصحاح (عمدۃ القاری جلد ۲۰ صفحہ ۲۳۳) یعنی جناب عبداللہ بن عباس سے جو (بحث کی) احادیث [illegible] ہے) وہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے آگے آپ اس روایت کے منسوخ ہونے کی حتمی دلیل پیش کرتے ہیں لکھتے ہیں۔

وخاطب عمر رضی اللہ عنہ بذالک الناس الذین قد [illegible] جب حضرت عمر فاروق نے یہ طلاق والا مسئلہ بیان فرمایا تو اس وقت آپ [illegible] ہیں۔ لما خاطب عمر الصحابۃ بذالک فلم یقع انکار صار اجماعا (حوالہ ایضا) یعنی جب جناب عمر فاروق نے صحابہ کرام کے سامنے یہ مسئلہ (کہ اکٹھی دی جانے والی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوں گی) بیان فرمایا [illegible] ایک صحابی نے بھی اس پر انکار [illegible] تو اس مسئلہ پر [illegible] کا اجماع ثابت ہو گیا [illegible] شارح صحیح مسلم [illegible] نووی اس حدیث پر

[illegible] لہ بالحقائق ان ذالک کان ثم نسخ قال وھذا غلط فاحش لان عمر رضی اللہ عنہ لا ینسخ ولو نسخ وحاشاہ لبادرت الصحابۃ الی انکارہ وان اراد ھذا القائل انہ نسخ فی زمن [illegible]

علامہ مازری کہتے ہیں کہ جو حقیقت حال سے بے خبر [illegible] قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ [illegible]

علی ان الحدیث منسوخ فان امضاء عمر الثلاث بمحضر من الصحابۃ وتقرر الامر علی ذالک یدل علی ثبوت الناسخ عندھم وان کان قد عمی ذالک قبلہ فی خلافۃ ابی بکر وقد صح فتوی ابن عباس علی خلاف [illegible]

[illegible]

[illegible]

حدیث شریف میں ہے "عن محمد بن ایاس بن البکیر قال طلق رجل امراۃ ثلاثا قبل ان یدخل بہا ثم بدا لہ ان ینکحہا فجاء یستفتی فذہبت معہ السائل لہ ابا ہریرۃ و عبداللہ بن عباس عن ذالک فقالا لا نری ان تنکحہا حتی تتزوج زوجا غیرک قال انما کان طلاقی ایاہا واحدۃ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما انک ارسلت من یدک ما کان لک من فضل [illegible] (موطا امام مالک صفحہ ۲۰۷ [illegible])

یعنی جناب محمد بن ایاس [illegible] بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی عورت [illegible] سے پہلے ایک دفعہ تین طلاقیں دے دیں [illegible] تو وہ فتوی پوچھنے [illegible] تو میں بھی [illegible] جناب عبداللہ بن عباس اور جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم [illegible] متعلق مسئلہ پوچھا تو [illegible] عورت [illegible] سے نکاح [illegible] (اور وہ مباشرت تامہ کے بعد) طلاق [illegible] وہ عورت [illegible] شرعی عدت پوری [illegible] تو اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا [illegible] ایک ہی دفعہ طلاقیں [illegible] جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] تھے [illegible] [illegible]

مسئلہ ایک اور طریق سے بھی بیان کیا ہے "عن عطاء بن یسار انہ جاء رجل یسأل عبداللہ بن عمرو بن العاص عن رجل طلق امرأتہ ثلاثا قبل ان یمسہا قال عطاء فقلت انما طلاق البکر واحدۃ فقال لی عبداللہ بن عمرو بن العاص انما انت قاص الواحدۃ تبینہا والثلاث تحرمہا حتی تنکح زوجا غیرہ" (موطا امام مالک صفحہ ۲۰۷) یعنی جناب عطاء [illegible] بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے [illegible] بارے میں پوچھا [illegible] بیوی کے پاس جانے سے پہلے [illegible] طلاق دیدی [illegible] جواب دیا [illegible] طلاقوں سے [illegible] عورت کو حرام [illegible] کردہ کسی اور شخص سے نکاح کرے۔

۶۷ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جناب ابن عباس کی روایت کو ایک اور سند اور ایک اور طریق سے بھی بیان کرتے ہیں۔ "عن معاویۃ بن ابی عیاش الانصاری انہ کان جالسا مع عبداللہ بن زبیر و عاصم بن عمر قال فجاء ہما محمد بن ایاس بن البکیر فقال ان رجلا من اہل البادیۃ طلق امرأتہ ثلاثا قبل ان یدخل بہا فماذا تریان

فقال عبداللہ بن الزبیر ان ہذا الامر ما لنا فیہ قول فاذہب الی عبداللہ بن عباس وابی ہریرۃ فانی ترکتہما عند عائشۃ فسلہما ثم ائتنا فاخبرنا فذہب فسألہما فقال ابن عباس لابی ہریرۃ [illegible] یا ابا ہریرۃ فقد جاءتک معضلۃ فقال ابو ہریرۃ الواحدۃ تبینہا والثلاث تحرمہا حتی تنکح زوجا غیرہ وقال ابن عباس مثل ذالک" (موطا امام مالک صفحہ ۲۰۷، [illegible] جلد ۳ صفحہ [illegible] وغیرہ) یعنی جناب [illegible] سے جناب عبداللہ بن عباس [illegible] جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم [illegible] مسئلہ پوچھا [illegible] مباشرت تامہ سے پہلے [illegible] تینوں طلاقیں [illegible] تو وہ [illegible] وہ عورت [illegible] ہے یہاں تک کہ وہ کسی دوسرے سے نکاح کرے، پھر [illegible] عورت [illegible] خود طلاق دیدے یا وہ مرجائے تو عدت شرعی گزرنے کے بعد وہ عورت پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے [illegible] (حلال ہونے کا شرعی طریقہ)

☆ جناب [illegible] جناب عبداللہ [illegible] رضی اللہ عنہما [illegible] حضرت [illegible] سے [illegible] روایت [illegible] (محلی ابن حزم جلد ۳ صفحہ [illegible]) [illegible] سے ثابت ہوتا ہے [illegible] جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] تین طلاقوں سے متعلق [illegible] تین طلاقوں [illegible] آپ [illegible] تین طلاقیں [illegible] آپ [illegible] کی [illegible] خلاف فتوی [illegible] تین طلاقیں [illegible] کے متعلق کئی مستند روایات سے آپ نے جناب عبداللہ بن عباس کے فتاوی درج فرمائے [illegible] جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] تین طلاق [illegible] متعلق [illegible] چند ایک کا خلاصہ [illegible] تین طلاقوں [illegible] متعلق آپ کا [illegible] موقف سب پر [illegible] تاکہ آپ کا نام نہاد [illegible] کی [illegible] حضرت مجاہد کے حوالے سے روایت فرماتے ہیں "فجاء رجل فقال انہ طلق امرأتہ ثلاثا قال فسکت حتی ظننت انہ رادہا الیہ ثم قال ینطلق احدکم فیرکب الحموقۃ ثم یقول یا ابن عباس یا ابن عباس وان اللہ قال ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا. وانک لم تتق اللہ فلا اجد لک مخرجا عصیت ربک وبانت منک امرأتک وان اللہ قال یا ایہا النبی اذا طلقتم

النساء فطلقوھن لعدتھن " فی قبل عدتھن قال ابو داؤد
روی ھذا الحدیث حمید الاعرج وغیرہ عن مجاھد عن ابن
[illegible] شعبہ عن عمرو بن مرۃ عن سعید بن جبیر عن
[illegible] عباس و ایوب و ابن جریج جمیعا عن عکرمۃ بن خالد
عن سعید بن جبیر عن ابن عباس وابن جریج عن عبدالحمید
بن رافع عن عطاء عن ابن عباس ورواہ الاعمش عن مالک
بن حارث عن ابن عباس وابن جریج عن عمرو بن دینار عن
ابن عباس کلھم قالوا فی الطلاق الثلاث انہ اجازھا قال
وبانت منک نحو حدیث اسماعیل عن ایوب عن عبداللہ
بن کثیر (ابو داؤد جلد ۱ صفحہ ۲۹۹ [illegible] جلد ۷ صفحہ
[illegible] جلد ۳ صفحہ ۱۳ فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۳۱۶ درمنثور جلد ۱ صفحہ
۲۳۰ [illegible] دار قطنی [illegible] جلد ۳ صفحہ ۳ [illegible]
[illegible] جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور کہا
[illegible] تین طلاقیں دی ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
سوار ہو کر چلتا ہے پھر پکارتا ہے اے ابن عباس اے ابن عباس (کوئی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور جناب شعبہ نے عمرو بن مرہ اور سعید بن جبیر کے حوالے سے اور جناب
ایوب نے اور ابن جریج نے عکرمہ بن خالد اور سعید بن جبیر کے واسطے سے
اور ابن جریج نے عبدالحمید بن رافع اور حضرت عطاء کے واسطے سے اور
[illegible] اعمش نے مالک بن حارث کے واسطے سے اور ابن جریج نے عمرو
[illegible] کے واسطے سے جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت نقل کی ہے اور یہ سب حضرات کہتے ہیں کہ جناب ابن عباس [illegible]
کی تین طلاقوں کو تین ہی قرار دیتے تھے اور مرد و عورت میں جدائی کر
دیتے تھے جیسا کہ [illegible] جناب اسماعیل کی روایت میں بیان کیا گیا ہے
[illegible] تین طلاقیں [illegible]
[illegible] اختلاف [illegible]
[illegible] تین طلاق کے بعد [illegible]

[illegible]
حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے "ایک ہی بار" اور "ایک منہ سے تین طلاق
[illegible]
[illegible] طلاق [illegible]
[illegible] جناب ابن عباس [illegible] تین طلاقوں [illegible]
اسے گناہگار فرمایا اور اس کی بیوی کو اس سے جدا کر دیا۔

☆ [illegible] جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے
پاس آیا اور کہا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو (مدخولہ) تین طلاقیں دی
ہیں تو جناب ابن عباس نے فرمایا تیرے چچا نے (یکبارگی) تین طلاق دے
کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے لہذا [illegible]
[illegible] کوئی راستہ نہیں ہے [illegible]
[illegible] روایت کے الفاظ اس طرح ہیں۔ ان
رجلا قال لابن عباس ان عمی طلق امرأتہ ثلاثا فقال ان عمک عصی
اللہ فاثمہ اللہ [illegible] لہ مخرجا (سنن بیہقی جلد ۷ صفحہ
۳۳۷ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۵ صفحہ ۱۱ طحاوی جلد ۲ صفحہ ۵۷ [illegible]
جلد ۷ صفحہ ۳۳۲ وغیرہ)

☆ محدث [illegible] جناب [illegible]
بیان فرماتے ہیں قال کنت جالسا مع عبداللہ ابن عباس یوما
فاتاہ رجل فقال یا ابن عباس انی طلقت امرأتی ثلاثا فقال ابن
عباس عصیت ربک وحرمت علیک امرأتک ولم تتق اللہ
فیجعل لک مخرجا (دار قطنی جلد ۴ صفحہ ۲۰ [illegible])
[illegible] جناب [illegible] فرماتے ہیں کہ ایک دن میں جناب [illegible]
پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو [illegible]
تین طلاقیں دی ہیں تو جناب ابن عباس نے فرمایا [illegible]
[illegible] اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ پر حرام ہو گئی
ہے اور تو [illegible] اللہ تعالیٰ تیرے لئے کوئی راستہ نکالے۔

☆ مشہور و معتبر محدث و مفسر علامہ قرطبی بھی جناب عبداللہ بن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح بیان فرماتے ہیں کہ جو آدمی اپنی بیوی کو
[illegible] تین طلاقیں دیتا ہے [illegible] اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور اس کی
بیوی اس سے جدا ہو گئی اور اب وہ عورت اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں
ہو سکتی جب تک کہ وہ کسی دوسرے سے نکاح نہ کرے عبارت اس طرح ہے
عن ابن عباس فی من طلق امرأتہ ثلاثا [illegible] اللہ فقد عصی ربہ
وبانت منہ امرأتہ ولا ینکحھا الا بعد زوج (تفسیر قرطبی جلد ۳ صفحہ ۱۲۹)

☆...☆...☆

قائداعظم اور مولانا مودودی

سعید محمد عامر

مولانا مودودی کے یوم پیدائش پر ان کے حوالے سے اخبارات میں کئی مضامین شائع ہوئے۔ انہی مضامین میں سے ایک [illegible] جس میں اگرچہ [illegible] قابل احترام [illegible] حقیقت [illegible] پہلے عبارت ملاحظہ کیجئے

"قائداعظم بھی مودودی کی شخصیت سے متاثر تھے"

"قائداعظم جیسے اصول پرست اور انتہائی حساس سیاسی رہنما [illegible]

[illegible] قائداعظم اور مودودی صاحب کی چند [illegible] ملاقات کی بابت [illegible] قائداعظم کی حیات اور پاکستان کے حصول کی جدوجہد کے [illegible] میں مولانا [illegible] اختلاف [illegible] کی کوشش میں مصروف تھے اور اس نظریئے سے بہت قائل تھے کہ [illegible] شخصیت [illegible] صورت حال میں یہ قول کہ "حضرت قائداعظم بھی مولانا مودودی کی شخصیت سے متاثر تھے" [illegible]

حقیقت یہ ہے کہ قائداعظم کی طویل عمر پاکستان کے لئے جدوجہد میں صرف ہوئی۔ [illegible] کا مقصد [illegible] کا حصول تھا [illegible] قائداعظم کے مقصد حیات سے [illegible] **نظریات کے علمبردار تو پھر ان سے متاثر کیوں ہونے لگے؟**

چنانچہ [illegible] کافی ہیں۔

۱۔ ترجمان القرآن (نومبر ۴۳ء) میں مولانا لکھتے ہیں

"ہم اس بات کا کھلے بندوں اعتراف کرتے ہیں کہ ہم تقسیم ملک کی جنگ سے غیر متعلق ہیں"

۲۔ ایک اور جگہ یوں لکھتے ہیں

"مسلم لیگ کی حمایت میں اگر میں نے کوئی لفظ بھی لکھا ہو تو اس کا حوالہ دیا جائے" (ترجمان القرآن)

۳۔ مزید گل افشانی کرتے ہیں

"اس نام نہاد مسلم حکومت کے انتظار میں اپنا وقت ضائع [illegible] سیاسی کشمکش [illegible]

۴۔ زیڈ اے سلہری لکھتے ہیں

"مجھے بخوبی اس بات کا علم رہا کہ مولانا مودودی نے تحریک پاکستان میں **شرکت نہیں کی" (نوائے وقت ۲۷ مئی ۱۹۷۶ء)**

۵۔ مولانا [illegible] نے ۲۷ مئی ۱۹۴۹ء کو لاہور میں جمعیت [illegible] مغربی پاکستان کے [illegible] جلسہ صدارت [illegible] ہوئے [illegible]

[illegible]

ست ہے [illegible] سے [illegible] مودودی

[illegible] رکھتے [illegible]

[illegible] خلاف تھے، جو [illegible] مودودی جماعت

[illegible] کانگرس کے [illegible] خلاف تھے۔ [illegible]

[illegible] مسلمانوں کی [illegible] جماعت مسلم لیگ کو بھی [illegible]

[illegible] (۲۲)

۱۹۳۸ء میں مشہور [illegible] چغتائی مرحوم [illegible]

[illegible] مودودی سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔

[illegible] ملاقات کی [illegible] وقت ۲۰ اگست ۱۹۳۸ء

[illegible]

کہتے ہیں کہ جب میں نے مودودی صاحب کی توجہ جماعت

[illegible] کراچی جس میں [illegible]

"مسلمانو تم [illegible] کی خاطر گھر بار چھوڑ [illegible]

[illegible] آپ سے پوچھا کہ مولانا [illegible] داخل تھے

[illegible] شرعی [illegible] ہندوستان کے مسلمانوں کو ہجرت کرنے

[illegible]

"واقعی [illegible] شریعت [illegible]

[illegible] مسلمانوں [illegible] ہجرت نہیں ہے"

[illegible] صاحب [illegible] "پھر آپ کے [illegible]

[illegible] کوئی قیمت نہیں ہے" اس پر مودودی صاحب

[illegible]

[illegible] سے [illegible]

[illegible] کی [illegible] تھی، جب [illegible] کا وقت آیا تو

[illegible]"

مگر [illegible] بھی [illegible] تھے۔ انہوں نے [illegible]

[illegible] مولانا

"[illegible] کیا آپ بھی [illegible] میں داخل نہیں [illegible]

[illegible] پاکستان [illegible]؟"

[illegible] مودودی صاحب کے پاس خاموشی کے سوا اس کا اور کیا جواب

ہو سکتا تھا

یہی نہیں مولانا نے محسن پاکستان جناب قائد اعظم کا ذکر جس

[illegible] ناقابل معافی ہے۔ جون ۱۹۴۸ء کے ترجمان

القرآن میں قائد کے وصال سے صرف دو ڈھائی ماہ قبل لکھا۔

"[illegible] کی [illegible] میں سب سے [illegible] کام ہے"

[illegible]

[illegible] مقتدی [illegible]

[illegible]

[illegible] سے پوچھا [illegible]

[illegible] چھوڑتے [illegible]

[illegible] پاکستان [illegible] میں [illegible]

[illegible] حقیقت یہ ہے کہ قائد کا [illegible]

[illegible] نے [illegible]

[illegible] کی عظمت کا [illegible]

[illegible] قائد اعظم کی [illegible] ہے۔ کہتا ہے

قیادت کی [illegible] مودودی صاحب میں تو [illegible] قائد

[illegible] قائد اعظم [illegible] کی صحبت [illegible] خدا اور کریم

اور جناب رسول اللہ ﷺ کی [illegible]

[illegible] جماعت اسلامی کی [illegible]

[illegible] کے کارن [illegible]

[illegible] سیاسی [illegible] تاریخ [illegible]

[illegible] بہت سے [illegible]

قومی تاریخ کو [illegible] کرنے کا [illegible]

یاد رہے کہ ۱۹۶۷ء سے جماعت اسلامی [illegible]

[illegible] پاکستان کی جماعت اسلامی [illegible] قومی جماعت [illegible]

[illegible] پاکستان [illegible]

[illegible] قائد اعظم [illegible] ۱۹۴۷ء [illegible] حلقوں میں [illegible]

[illegible] قائد اعظم [illegible]

[illegible] مودودی کے رسالہ ترجمان القرآن [illegible] ۱۹۵۹ء [illegible]

آج بھی موجود ہے [illegible]... مسلمانوں کی قوم میں پیدا ہوئے [illegible]

لئے مسلمانوں کی حکومت ان کا [illegible] ہے۔ [illegible]

میں پیدا ہوتے تو [illegible] جرمنی میں پیدا ہوتے تو ہٹلر اور

[illegible] کے روپ میں [illegible] کی [illegible]

[illegible] کر لے۔

جماعت اسلامی کے [illegible] "ایشیا" کے ایڈیٹر مولانا

نصر اللہ خان عزیز نے [illegible] صاحب (جو بعد میں جماعت اسلامی سے

کنارہ کشی اختیار کر گئے تھے) میر جماعت اسلامی حلقہ لاہور سے ایک

مرتبہ اس بات پر جواب طلبی کی تھی کہ انہوں نے یوم قائد اعظم کے موقع پر

تقریر کیوں کی ہے۔ اتفاق سے اسی دن [illegible] نصر اللہ صاحب خود یوم

(عبد المجید) [illegible] تقریر کر چکے تھے [illegible] صاحب نے کہا [illegible]

[illegible] فرمایا کہ کسی رکن کو [illegible]

[illegible]

[illegible] نظریات میں کس قدر [illegible]

قائداعظم کی مولانا سے [illegible]

بھی کہا گیا کہ قائداعظم کے احکام پر مودودی صاحب نے ریڈیو پاکستان لاہور سے کئی تقاریر کیں اور جب وہ وفات پا گئے [illegible]

[illegible] حقیقت [illegible]

مودودی صاحب [illegible] تقریریں [illegible]

[illegible]

ترجمان القرآن اگست [illegible] میں شائع ہوئی ہیں اور سات تقریریں [illegible] میں شامل ہیں اور ماہنامہ ترجمان القرآن کے اسی مذکورہ بالا شمارہ میں [illegible] چار تقریریں آپ نے [illegible] کے زمانے میں [illegible]

[illegible]

[illegible] ثابت ہوئے جس کے دور میں آپ نے سب سے [illegible]

[illegible] کرتے تھے۔ بس اتنی سی بات سے یہ سمجھ لیا گیا کہ ہمارے مولانا سے قائد [illegible]

مودودی صاحب نے قائداعظم کے زمانے میں ریڈیو پر آخری [illegible] پاکستان میں کبھی ریڈیو پر تقریر نہیں کی گی۔

آخر میں ہم آپ سے یہ عرض کرتے ہیں کہ آپ کا روزنامہ [illegible]

☆ ☆ ☆

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ سے کیسی بے وفائی کیوں؟

(منحوس دور کی منحوس خبر) [illegible] جج جو بے غیرتی کی علامت ہیں خود گردن زدنی ہیں۔

فیصل آباد (کرائم رپورٹر) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج [illegible] توہین رسالت کے مقدمہ میں [illegible] چک 222 گ ب کے رہائشی [illegible] نے 23 اپریل 2004 کو حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی تھی جس پر [illegible] پولیس نے دفعہ 295-C کے تحت مقدمہ درج کر کے چالان عدالت میں پیش کیا [illegible] کا تعلق احمدی فرقے سے ہے۔ [illegible]

(روزنامہ خبریں 30 دسمبر 2004)

اثبات رفع الیدین کے دلائل کا تجزیہ

قسط 3

فائدہ: ... امام بخاری نے ... رفع یدین کی حدیث بیان کرنے کے بعد ... حضرت ابن مسعودؓ کی ترک رفع یدین کی روایت ... گویا ان کے نزدیک رفع یدین متروک ہو چلا تھا۔

(... تحقیقات ۲۳)

حدیث وائل بن حجر پر بحث ...

عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر قال قلت لأنظرن إلى صلوة رسول الله ﷺ كيف يصلي فنظرت إليه فقال فكبر ورفع يديه حتى حاذتا بأذنيه ثم وضع يده اليمنى على كفه اليسرى والرسغ والساعد فلما أراد أن يركع رفع يديه مثلها قال ووضع يديه على ركبتيه ثم لما رفع رأسه رفع يديه مثلها ثم سجد (نسائی ۱۰۵)

... اس روایت میں ... رسول اللہ ﷺ سے ... رفع یدین کیا ہے۔

... اس روایت میں بھی ... رفع یدین ...

☆ ... حضرت وائل بن حجر سے سجدوں کے وقت رفع یدین کرنے کی روایت بھی موجود ہیں

... ملاحظہ ہیں

... صاحب بروایت ابی داؤد لکھتے ہیں

عن وائل بن حجر قال صليت مع رسول الله ﷺ فكان إذا كبر رفع يديه قال ثم التحف ثم أخذ شماله بيمينه وأدخل يديه في ثوبه قال فإذا أراد أن يركع أخرج يديه ثم رفعهما وإذا أراد أن يرفع رأسه من الركوع رفع يديه ثم سجد ووضع وجهه بين كفيه وإذا رفع رأسه من السجود أيضا رفع

يديه حتى فرغ من صلوته. (اثبات رفع یدین ص ۱۳۳)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع کی تو رفع یدین کیا جب رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹھایا تو رفع یدین کیا ... اور جب سجدوں سے سر اٹھایا تو بھی رفع یدین کیا۔

۲۔ بروایت دار قطنی لکھتے ہیں: علقمة بن وائل عن ابيه انه ... رسول الله ﷺ يرفع يديه حين يفتتح الصلوة وإذا ركع وإذا سجد (اثبات رفع الیدین ص ۱۳۶)

یعنی حضرت وائل بن حجر ... رسول اللہ ﷺ ... نماز شروع کرتے وقت ... اور سجدہ کے وقت رفع یدین کرتے تھے

۳۔ بروایت بیہقی نقل کرتے ہیں۔

عن وائل بن حجر صليت خلف رسول الله ﷺ فلما كبر رفع يديه مع التكبير وإذا ركع وإذا رفع رأسه وإذا سجد (اثبات رفع یدین ص ۱۳۴)

یعنی حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نے تکبیر کہی تو رفع یدین کیا اور جب رکوع کیا اور جب اپنا سر اٹھایا، سجدہ کیا تو رفع یدین کیا۔

۴۔ بروایت جزء رفع الیدین للبخاری لکھتے ہیں

قال وكيع عن الأعمش عن ابراهيم انه ذكر له حديث وائل بن حجر رضي الله عنه عن النبي ﷺ كان يرفع يديه إذا ركع وإذا سجد. (اثبات رفع الیدین ص ۱۴۰)

یعنی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے تو رفع یدین کرتے تھے۔

یاد رہے اس روایت کو امام بخاری نے بڑے وثوق سے پیش کیا ہے۔

☆ ... بڑی مدلل ... سے لکھتے ہیں

٥۔ابن حزم ظاہری اندلسی اپنی سند سے لکھتے ہیں۔

عن وائل بن حجر قال صليت مع رسول الله ﷺ فكان اذا كبر رفع يديه ثم التحف ثم اخذ شماله بيمينه وادخل يديه في ثوبه، فاذا اراد ان يركع اخرج يديه ثم رفعهما، واذا اراد ان يرفع راسه من الركوع رفع يديه، ثم سجد، ووضع وجهه بين كفيه واذا رفع راسه من السجود ايضاً رفع يديه حتى فرغ من صلاته

یعنی حضرت وائل بن حجر بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ جب تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے، پھر اپنے ہاتھ چادر میں لپیٹ لیتے اور بایاں ہاتھ دائیں سے پکڑ کر کپڑے میں داخل کر لیتے۔ جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو ہاتھوں کو نکال کر رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھانے کا ارادہ کرتے تو رفع یدین کرتے، پھر سجدہ کرتے اور اپنا چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے، اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو بھی رفع یدین کرتے حتیٰ کہ آپ نماز سے فارغ ہو جاتے۔

اس روایت کے حاشیہ میں لکھا ہے۔

يكون الاسناد هنا هو الصحيح لهذه الرواية (محلى)

یعنی اس روایت کی سند صحیح ہے۔

حضرت وائل بن حجر کی روایات میں ہر تکبیر اور ہر اونچ نیچ پر بھی رفع یدین کا ذکر ہے۔ چنانچہ محدثین لکھتے ہیں

..... عن وائل بن حجر الحضرمي قال رأيت رسول الله ﷺ يرفع يديه مع التكبير .(اثبات رفع یدین ص ۱۳۰)

حضرت وائل بن حجر حضرمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے دیکھا ہے۔ مزید لکھتے ہیں

صليت خلفه وكان يرفع يديه كلما كبر ورفع

(اثبات رفع یدین ص ۱۳۲)

یعنی میں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، اور آپ جب بھی تکبیر کہتے اور اوپر اٹھتے تو رفع یدین کرتے تھے۔

۳۔مزید لکھتے ہیں۔

فكان يكبر اذا خفض واذا رفع يرفع يديه عند التكبير

.....(اثبات رفع یدین ص ۱۳۵، ۱۳۶)

یعنی رسول اللہ ﷺ جب بھی اوپر اور نیچے ہوتے تو تکبیر کے ساتھ رفع یدین بھی کرتے۔

۴۔ابن معین کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

..... انه رأى رسول الله ﷺ يرفع يديه مع التكبير

(بحوالہ ابوداؤد)(اثبات رفع یدین ص ۱۳۲)

یعنی حضرت وائل نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ تکبیر کے ساتھ رفع یدین بھی کرتے تھے۔

٥۔بروایۃ دارمی لکھتے ہیں۔

رسول الله ﷺ فكان يكبر اذا خفض واذا رفع ويرفع يديه عند التكبير ۔ ((اثبات رفع یدین ص ۱۲۹)

یعنی رسول اللہ ﷺ جب بھی نیچے یا اوپر ہوتے تو تکبیر کے ساتھ رفع یدین بھی کرتے تھے۔ دارمی کی روایت کا راوی عبد ... شیعہ ... ہے۔ (... ص ۳۳۰)

ان روایات میں صراحۃً موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں ہر تکبیر اور ہر اونچ نیچ پر رفع یدین کرتے تھے۔ جب آپ ... ہر تکبیر اور ہر اونچ نیچ پر رفع یدین ... میں ... رفع یدین ... ثابت ہے۔ ... قائل نہیں ہیں۔

حضرت وائل کی روایت پر امام نخعی کا تبصرہ۔

امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ کے سامنے جب حضرت وائل کی ... روایت کا تذکرہ ہوا ... تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت وائل نے رسول اللہ ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا تو ... آپ نے فرمایا:

ان كان وائل رآه مرة يرفع فقد رآه عبدالله خمسين مرة لا يفعل ذلك (... ۹۳)

یعنی اگر حضرت وائل نے آپ کو رفع یدین کرتے ایک بار دیکھا ہے تو حضرت ابن مسعود نے پچاس بار دیکھا ہے کہ آپ رفع یدین نہیں کرتے۔

☆ ... ص ۹۳ کے یہ لفظ ہیں اعرابي لم يصل مع النبي ... ما ادري لعله لم ير النبي ﷺ يصلي الا ذلك اليوم لحفظ هذا منه ولم يحفظه ابن مسعود واصحابه ما سمعته من احد منهم انما كانوا يرفعون ايديهم في بدء الصلوة حين يكبرون

امام نخعی نے کہا میں نہیں جانتا، کیونکہ حضرت وائل نے رسول اللہ ﷺ کو صرف ایک دن (جب وہ اپنے علاقے سے مسلمان ہو کر آئے تھے) رفع یدین کرتے دیکھا اور اس کو یاد کر لیا اور کیا ابن مسعود اور ان کے اصحاب کو یاد نہ ہو؟ میں نے ان میں سے کسی سے بھی یہ بات نہیں سنی کہ

اور صرف نماز کے شروع میں تکبیر کہتے [illegible]

[illegible]

(جامع المسانید ص ۱/۳۵۸)

معلوم ہوا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت مرجوح [illegible]

جیسے ماہر محدث اور تابعی اور دیگر اکابر محدثین ہیں۔

[illegible]

حجر رضی اللہ عنہ کی روایات کے خلاف ہے۔

حضرت وائل کی مرفوع قوی روایت

[illegible]

قال رسول اللہ ﷺ یا ابن حجر اذا صلیت فاجعل یدیک [illegible]

[illegible]

الجواب۔ اس حدیث میں ابتدائی رفع یدین کے علاوہ کسی دوسری جگہ رفع یدین کا [illegible]

[illegible]

متاخر اسلام راوی کی روایت کا حکم؟

اپنے رقعہ کے آخر میں آپ نے یہ جملہ بھی لکھا ہے "حضرت [illegible] ہوئے"۔

اس پر آپ شاید یہ کہنا چاہتے ہیں کہ چونکہ یہ "آخری ایام [illegible]

اولاً [illegible]

[illegible]

صریح مرفوع پیش کریں۔

ثانیاً: کسی راوی کے متاخر الاسلام ہونے پر یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا [illegible]

قانون ہے تو اس پر حدیث صحیح صریح مرفوع درکار ہے۔

جبکہ آپ کے عظیم محدث عبدالرحمان مبارکپوری لکھتے ہیں۔

متاخر الاسلام ہونے سے دلیل لانا اسی کا کام ہے جو اصول حدیث اور اصول فقہ سے ناواقف ہے۔ (تحقیق الکلام ص ۷۵)

[illegible]

اصول حدیث اور اصول فقہ دونوں سے ناواقف اور جاہل ہے۔

☆ ۔۔۔ مزید لکھتے ہیں۔

ان تاخر اسلام الراوی لا یدل علی تاخر ورود المروی۔

[illegible]

ثالثاً: [illegible] آخری عمل ہے تو یاد فرمائیں! اس میں تیسری رکعت کے [illegible]

[illegible]

ایسا ہے؟

ان روایات پر وہابیوں نے بھی عمل نہیں کیا

ان روایات پر تو آپ کا بھی عمل نہیں ہے۔

☆ کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر سے بخاری ۱/۱۰۲ پر اور حضرت مالک بن [illegible]

[illegible]

دوسروں کو دعوت دینے سے قبل ان روایات پر خود عمل کر کے [illegible]

کے خلاف ہے۔ تو ترجیح تو بعید ہے۔ آپ نے خود ہی اس بات کی وضاحت [illegible]

☆ [illegible]

[illegible] مذاہب اربعہ [illegible] تحقیق [illegible]
پھر تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جبکہ وہابی حضرات ان پر عمل پیرا رہتے ہیں
[illegible] وہابی [illegible]
بات سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اہلسنت کا طریقہ حضور اکرم ﷺ کے
طریقے کے عین مطابق ہے اور وہابی حضرات اس مسئلہ میں بھی آپ کی
زندگی کے آخری عمل کی مخالفت کرتے ہیں۔

ہمارا مطالبہ: آخر میں ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ

اولاً آپ رفع یدین کی حیثیت کو واضح کریں کہ آپ کے نزدیک اس کا درجہ کیا ہے؟ فرض، واجب، سنت مؤکدہ اور مستحب و مباح میں سے کون سی قسم سے متعلق ہے؟ اور اس کی دلیل کیا ہے؟

ثانیاً رفع یدین نہ کرنے والے کے متعلق کیا حکم ہے؟

ثالثاً اپنے موقف پر کوئی ایک صحیح صریح، غیر معارض مرفوع حدیث پیش کریں۔

وھابی اکابر کے مواقف میں اختلاف کیوں؟

غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ہمارا مسلک صرف قرآن و حدیث ہے [illegible] درست ہے تو بتایئے کہ آپ کے بزرگوں کا رفع یدین کی حیثیت متعین کرنے پر اس قدر شدید اختلاف کیوں ہے؟۔۔۔ قرآن و حدیث [illegible] اس قدر تضاد کیوں؟ لیجئے ہم آپ کو آپ کے اکابر کے بیانات بھی سنائے دیتے ہیں۔۔۔ ملاحظہ فرمائیں!

۱۔ مولوی [illegible] نے قرۃ العینین ص ۵۳ پر سنت مؤکدہ [illegible] ہے [illegible] ص ۲۰ پر [illegible] ہے کہ رفع یدین سنت [illegible] بلکہ واجب ہے اور اس کے چھوڑنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۲۔ مولوی عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے کہ سنت مؤکدہ ہے اگر کبھی سہواً چھوٹ جائے تو [illegible] اور اگر [illegible] چھوڑ دے تو سنت مؤکدہ کا تارک گنہگار ہوتا ہے۔

اب کہا جاتا ہے کہ باطل ہے، کہا جاتا ہے ہوگی، صرف گنہگار ہوگا۔ بتایئے سچا کون ہے؟

۳۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے ہمارا مذہب ہے رفع یدین ایک مستحب امر ہے جس کے کرنے پر ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے سے نماز کی صحت میں کوئی خلل نہیں آتا۔ (فتاوی ثنائیہ ۱ ص ۵۷۹) انہوں نے تو کھلی چھٹی دے دی ہے کہ رفع یدین نہ کریں تو نماز بالکل درست ہے۔

۴۔ مولوی محمد صادق سیالکوٹی نے ایک جگہ رفع یدین کو مسواک کے برابر قرار دیا ہے۔ (صلوٰۃ الرسول ص ۲۳۷) دوسری جگہ پر سنت مؤکدہ [illegible]

[illegible] ص ۲۳۹ [illegible] رفع یدین [illegible] ساتھ نماز پڑھے کہ اس بغیر نماز کا یقیناً نقصان ہے

بتایئے اگر رفع یدین کی حیثیت واضح طور پر احادیث میں موجود ہے تو [illegible]؟

۵۔ اسماعیل دہلوی صاحب کا موقف ملاحظہ ہو۔۔۔ لکھتے ہیں

حق یہ ہے کہ نماز کے شروع میں رفع کیا جائے اور اس سے [illegible] رکعت [illegible] تکبیر [illegible] مکروہ (تنویر العینین ص ۵)

مزید لکھتے ہیں۔ ولا یلام تارکہ وان ترکہ مدۃ عمرہ
اگر کوئی ساری عمر بھی رفع یدین نہیں کرتا تو پھر بھی اسے برا بھلا نہیں کہا جائے گا۔

[illegible] رفع یدین چھوڑنے پر کوئی ملامت نہیں۔

جبکہ دہلوی صاحب کے موقف کے برعکس آپ حضرات رفع یدین نہ کرنے والوں کو گالی گلوچ سناتے رہتے ہیں کیا آپ کا یہ عمل بھی حدیث پاک کے مطابق ہے؟

۶۔ [illegible] تو آخر میں ایک فیصلہ کن حوالہ [illegible] ملاحظہ ہو

آپ کی جماعت کے شیخ الکل میاں نذیر حسین [illegible] لکھتے ہیں (وھابی حضرات کا کیا ہوا ترجمہ پیش خدمت ہے) "فرمائے [illegible] مختلف اوقات میں رفع یدین [illegible] دونوں ثابت ہیں اور دونوں طرح کے دلائل موجود ہیں۔

اب فرمایئے آپ کے حضرت شیخ الکل کے اس بیان "ذیشان" کی روشنی میں موجودہ دور میں وھابی حضرات میں سے [illegible] تعصب اور جہالت [illegible] ﷺ سے رفع یدین کرنا اور [illegible] میں) چھوڑ دینا دونوں ثابت ہیں۔

ہمیں انتظار رہے گا کہ آپ ان بیانات میں سے کس بیان کو حق اور درست قرار دیتے ہوئے قرآن و حدیث سے ثابت فراہم کرتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

☆ ☆ ☆

تہذیب مغرب

کتنی عبرتناک اور شرمناک ہے

[illegible]

انسانی تاریخ کے تخلیقی مراحل کے آغاز سے ہی اس امر کی [illegible] مردوں کی دنیا تھی آج بھی مردوں کی اجارہ [illegible] مرد کی تمام تر عملی اور حاکمیت سے لازوال ہی ہے۔ [illegible] حقیقت [illegible] کائنات [illegible] اور اس گلشن جہان کا اصول [illegible]

[illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] ایک عورت ہی ہے جو بیٹی کے روپ میں اچھا [illegible]

[illegible] رشتوں کے تناظر میں عورت ہی ہے [illegible] مقدس رشتے [illegible]

[illegible] تناظر میں عورت [illegible] قابل تعظیم ہوں [illegible]

[illegible]

وغیرہ وغیرہ یہ حقیقت نہیں کہ عورت [illegible] اور اس نظام نے اسے ہی بازار حسن میں بکاؤ مال بنا کر رکھ دیا؟

ہمیں اپنے مسلمان ہونے پر بڑا فخر و گھمنڈ ہے اور ہونا بھی چاہیے

[illegible]

ایک باوقار شناخت ملی۔ اس کے دکھوں کے اندھیرے ختم ہوئے اور دنیا میں [illegible]

[illegible]

کہ کس کا [illegible] نے ارشادات پر عمل ہی اللہ کی رضا کا واحد راستہ ہے [illegible] ہماری [illegible] اس دنیا میں اور عالم بالا میں بھی۔

ہم نے اسلام کے نام پر پاکستان حاصل کیا تھا۔ تحریک پاکستان کا [illegible]

خدا اور اس کے سچے نبی ﷺ کے بتائے ہوئے اصولوں اور راستوں کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں گے اور خود کو اسلامی جذبوں اور سانچوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے سفر زندگانی طے کریں گے لیکن ہمارے ہاں لوٹ مار، دہشت گردی، سیاسی ہیرا پھیری، معاشی ناہمواری، قانونی بے انصافی، ذخیرہ اندوزی، منافع خوری اور اشیائے خوردنی میں مضر صحت ملاوٹ کا جو جن بوتل سے نکل کر کھلم کھلا ہر جگہ دندنا رہا ہے اس مذموم طرز عمل کی ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں کب اجازت دی تھی؟ آج اگر ہم عالمی ناقدری کا شکار ہیں اور ہزاروں میل دور بیٹھے چچا سام ہمیں کٹھ پتلی کا ناچ نچا رہا ہے۔ اس کی میری ناقص رائے میں سب سے بڑی وجہ ہمارا اسلامی اوصاف سے انحراف ہے۔ جس سفاکانہ اور جارحانہ انداز میں ہم نے اپنے پاک وطن اسلامی تعلیمات سے منہ موڑ رکھا ہے مردوں کے ہاتھوں عورتوں پر زیادتی بھی ہماری اسی غلط روش کی ایک کڑی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کے اس ترقی یافتہ دور میں مغربی عورتیں (یہاں بے حیائی اور جنسی گندگی کا ذکر نہیں ہو رہا) اپنی معاشرتی ترقی، معاشی استحکام اور حیرت انگیز تخلیقی کاریوں کے ضمن میں مردوں کو بھی پیچھے چھوڑ رہی ہیں لیکن ہمارے ہاں آج بھی عورتیں اور خصوصاً دیہی علاقوں کی عورتیں ظلم و ستم کے چکے میں پس رہی ہیں اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں ہے۔ مغربی دنیا میں ایک عورت ہر شعبہ حیات میں مسلسل آگے بڑھ رہی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ عورت کو یہاں مساوی حقوق حاصل ہیں اور انہیں ترقی کرنے کے مواقع میسر ہیں جن سے وہ بھرپور استفادہ کر رہی ہے۔ اگر ہمارے "مجرو جوان" عورتوں پر ظلم کے پہاڑ ڈھانے سے تائب ہو جائیں اور ہمارے ارباب بست و کشاد اسلامی ضابطہ اخلاق کا پابند کرتے ہوئے ہماری عورتوں کو بھی قومی زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے جوہر دکھانے کے لئے یکساں مواقع فراہم کر دیں تو ہماری قوم کو تقدیر بدلنے میں دیر نہیں لگے گی۔ ہماری عورتوں کی مغربی عورتوں کے برعکس ایک اضافی خوبی یہ بھی ہے کہ ہماری عورتیں شرم و حیا اور مجسمہ شرافت و شائستگی ہوتی ہیں۔ وہ بڑی صابر واقع ہوئی ہیں ظلم تو سہتی ہے لیکن بغاوت نہیں کرتیں اور اندر ہی اندر اپنے زخموں پر اپنے صبر کی مرہم پٹی کرتی رہتی ہیں۔

مغربی دنیا اور بالخصوص برطانیہ میں بھی ظالم مردوں کی کوئی کمی نہیں ہے اور وہ بھی عورتوں کو جسمانی تشدد اور ذہنی تضحیک کا نشانہ بناتے رہتے ہیں۔ ایسی بدنصیب گوریوں کی کہانی ہمارے ہاں کی ستم رسیدہ عورتوں سے مختلف نہیں ہے تاہم برطانوی قانون بیویوں اور پارٹنرز پر تشدد کرنے والے مردوں سے بڑی سختی سے نمٹتا ہے۔ اس کے علاوہ برطانوی حکومت نے ہر چھوٹے بڑے شہر میں گھریلو تشدد کا شکار ہونے والی عورتوں کے لئے خصوصی پناہ گاہیں قائم کر رکھی ہیں۔ ایسی پناہ گاہوں کو "[illegible]" میں عورتوں اور ان کے بچوں کی تمام ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ روٹی کپڑا اور مکان حتیٰ کہ میڈیکل سہولیات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ عورتوں کو جیب خرچ کے طور پر اچھی خاصی رقم بھی ہر ہفتے بڑی باقاعدگی سے ملتی ہے اور عورتیں جب تک چاہیں یہاں قیام کر سکتی ہیں۔ انہیں یہاں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہوتا ہے، اور ان پناہ گاہوں میں رہائشی عورتوں کی طرف ان کے تشدد پسند شوہروں اور پارٹنروں کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی جرات نہیں ہوتی ہے بلکہ متعلقہ مرد ان پناہ گاہوں کے قریب بھی پھٹک نہیں سکتے۔ مجھے آپ کو یہ بات بڑے افسوس کے ساتھ بتانی پڑ رہی ہے کہ ہماری کئی پاکستانی زخم خوردہ عورتیں اور جوان لڑکیاں بھی گھریلو جبر کی وجہ سے ان پناہ گاہوں میں ڈیرے جمائے ہوئی ہیں۔

ایسی سرکاری پناہ گاہوں کا رخ کرنے والی عموماً ایسی پاکستانی نوجوان لڑکیاں ہوتی ہیں جن کے والدین انہیں ان کی رضامندی کے خلاف اپنی پسند کی زبردستی شادی کرنے پر مجبور کرتے ہیں اور لڑکی کے ایسی شادی کے انکار پر اسے جسمانی تشدد اور آمرانہ ہوس کی سرکش لہروں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ بعض شادی شدہ پاکستانی عورتوں کے بھی ان حکومتی اداروں میں سہارا ڈھونڈنے کی عموماً وجہ ان کے شوہروں کی بے توجہی اور جنسی بیزاری ہوتی ہے۔ جب ایسی عورتیں اپنے عیاش پسند مجازی خداؤں کو راہ راست اور شرافت کی پٹڑی پر واپس آنے کے لئے یہ اصرار کرتی ہیں تو ایک بیوی کا یہ اخلاقی لیکچر اس کے شوہر کو اپنی توہین کا کوہ ہمالیہ محسوس ہوتا ہے اور وہ بپھر جاتا ہے۔ اور اپنے مردانہ جذبات میں بیوی کی اس شائستگی آمیز نصیحت کی لگی ہوئی آگ کو وہ اپنی پر تشدد ٹھوکی سے بجھانے پر اتر آتا ہے۔ اگرچہ خاوندوں کے ہاتھوں پٹنے والی یہ پاکستانی شریف زادیاں اگر چاہیں تو انہیں لمبے عرصے کیلئے جیل بھجوا سکتی ہیں انہیں صرف پولیس کے پاس شکایت کرنے کی ضرورت ہے لیکن ہماری ایسی بہو بیٹیاں شراب و شباب کے رسیا تشدد پسند شوہروں کو حوالہ جیل کرنے کی بجائے خود گھر چھوڑ کر کسی نزدیکی "ہوم فار بیٹرڈ وائف" میں منتقل ہو جاتی ہیں۔۔۔ یعنی خود پر ظلم کے تیروں کا وار سہہ کر بھی وہ اپنے شوہر کو کسی مصیبت میں دیکھنا گوارا نہیں کرتیں۔۔۔ یہی تو وہ نسوانی خوبی ہے جو ایک پاکستانی عورت کی وفاؤں کے حوالے سے سارے دنیا میں ایک منفرد مقام عطا کرتی ہے۔

برطانیہ میں زندگی کی ہر شاہراہ پر [illegible] اپنے عزم و عمل سے مسلسل رفعت و ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے اور وہ کئی حوالوں سے مردوں کو بھی پیچھے چھوڑ رہی ہیں حتیٰ کہ اب اس نے مردوں کی پٹائی کا سلسلہ بھی شروع کر دیا ہے اور برطانیہ کے ایک بہت بڑے قومی اخبار "نیوز آف دی ورلڈ" کی ایک سنسنی خیز رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں ہتھ چھٹ اور مردوں کی بے رحمانہ انداز میں پٹائی کرنے والی ستم جیسوں کی تعداد میں تشویشناک حد تک اضافہ ہو گیا ہے اور صورتحال یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ برطانیہ کے مشہور "مین کائنڈ" نامی ایک چیرٹی ادارے نے حال ہی میں برطانوی حکومت کے مالی تعاون اور مکمل آشیر باد سے گھروں میں اپنی ہتھ چھٹ قسم کی بیویوں اور پارٹنروں کے ہاتھوں شدید جسمانی تشدد اور رسوا کن سلوک کا نشانہ بننے والے بے چارے مردوں کیلئے ایک "ہوم فار بیٹرڈ مرد" کے نام سے لندن میں ایک پناہ گاہ قائم کی ہے جو برطانوی تاریخ میں اپنی نوعیت کی پہلی پناہ گاہ ہے جو بیویوں سے مار کھا کر گھروں سے بھاگنے والے بدنصیب مردوں کے لئے مخصوص ہے اور عورتوں کے ظلم و ستم کے ڈسے ہوئے مردوں سے یہ ہوم چند ہی دنوں میں مکمل طور پر

"ہاؤس فل" ہو گیا تھا اور اب وہاں مزید ایک بھی خانہ خراب مرد کی رہائش کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور ادارہ مذکور ایسے ہی ہوم برطانیہ کے دیگر شہروں میں بھی قائم کرنے کے ایک بہتر منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کر رہا ہے۔

"ٹوڈ آف دی ورلڈ" نے ایک ملک گیر سروے، برطانوی وزارت داخلہ اور ستم رسیدہ مردوں کے فلاحی ادارہ مین کائنڈ کے اعداد و شمار کی روشنی میں یہ لرزہ خیز انکشاف کیا ہے کہ برطانیہ کی کل مرد آبادی کے پندرہ فیصد مردوں نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ اپنی بیویوں اور پارٹنروں کے ہاتھوں بری طرح جسمانی تشدد کا شکار ہیں۔ ایسے مردوں کی عمریں 18 اور 59 سال کے درمیان ہیں۔ 31 فیصد مردوں کی صنف نازک نے اس قدر پٹائی کی کہ انہیں گہرے زخموں کی اذیت سے دو چار ہونا پڑا اور انہیں ہسپتالوں میں زیر علاج رہنا پڑا۔ تین فیصد شادی شدہ اور آٹھ فیصد پارٹنروں کے ساتھ ازدواجی زندگی گزارنے والے مردوں کا کہنا ہے کہ وہ اپنی شریک حیات سے مار کھا کر صبر شکر کرکے خاموش ہو جاتا ہے تو اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے کہ گھر سے باہر بیوی یا پارٹنر سے اپنی ٹھکائی کا کسی سے ذکر کرتے ہوئے اسے اپنی مردانگی کی توہین محسوس ہوتی ہے میرے جن معزز قارئین کو انٹرنیٹ کی سہولت میسر ہے وہ بیچارے انگریز شوہروں اور پارٹنروں کی حالت زار کے بارے میں مکمل اور نہایت دلچسپ معلومات اس ویب سائٹ www. mankind.org.uk سے حاصل کر سکتے ہیں۔

حال ہی کی اشاعت نے مین کائنڈ کے زیر اہتمام لندن میں قائم ہونے والی پہلی "بیویوں کے مظالم کا شکار مردوں" کی جس پناہ گاہ کی واضح تفصیل بتائی گئی ہے وہاں رہائش پذیر دو شوہروں کی انٹرویو کی صورت میں روئیداد بھی بیان کی ہے جسے پڑھ کر عورتوں کی زیادتی، جبر و تشدد اور گھٹیا سلوک کرنے والے مرد کے بھی چھکے چھڑانے کے جملہ اجزائے ترکیبی کی حامل ہے۔ نارتھ ویلز کے رہائشی 35 سالہ برائن نے آج سے چند سال پہلے اپنے ہی علاقہ کی جوان رعنا لڑکی سینڈی سے شادی کی۔ یہ دونوں کی پسند کی شادی تھی۔ شادی سے پہلے دو دونوں مغربی رسم و رواج کے مطابق عشق و محبت کے اڑن کھٹولہ میں سوار رہے اس دوران لینڈی نے اپنی خوش اخلاقی اور نرم روی سے برائن کو کلین بولڈ کر دیا۔ برائن جو بہت پڑھا لکھا انسان ہے اور ایک نجی ادارہ میں اونچے عہدہ پر فائز ہے کا کہنا ہے کہ میں نے جس گھرانہ میں جنم لیا تھا، وہاں روایتی طور پر عورتوں کا بہت احترام کیا جاتا تھا۔ مجھے بھی میرے والدین نے یہی تعلیم دی کہ عورتوں پر زیادتی کرنا توہین مردانگی ہے۔ انہوں نے مجھے یہی سکھایا کہ مجھے عورتوں سے عزت سے پیش آنا چاہئے اور کسی بھی حالت میں ان پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہئے۔ شادی کے چند ہفتوں تک تو سینڈی کا میرے ساتھ برتاؤ بڑا عاشقانہ اور دوستانہ پرور تھا بعد ازاں معاً اس کے رویے میں انقلابی تبدیلیاں آنا شروع ہو گئیں اور اس نے ذرا ذرا سی بات پر مجھے ٹوکنا شروع کر دیا اور یہ روک ٹوک جلد ہی مجھ سے بدکلامی تک جا پہنچی۔ ہر روز گالیاں کھانا میرا نصیب بن گیا لیکن میں صبر و تحمل سے کام لیتا رہا در اصل سینڈی معاشرے میں مردوں کی اجارہ داری کی شدید مخالف تھی اور وہ مجھ پر بلا جواز رعب جھاڑ کر یہ ثابت کرنا چاہتی تھی کہ عورت مرد سے کسی طرح کمتر نہیں ہے اور عورت کو بھی مرد کو بے عزت کرنے کا حق ہونا چاہئے۔

برائن اپنی سرگزشت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ایک دن میں اپنے دفتر سے پانچ منٹ لیٹ گھر پہنچا تو سینڈی نے آسمان سر پر اٹھا لیا اور مجھے ایسی ایسی صلواتیں سنائیں کہ ضابطہ اخلاق انہیں یہاں تحریر کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس کی گلابی میں کوئی ٹھہراؤ نہ پا کر میں نے سینڈی کو "شٹ اپ" کہہ دیا، میرا اتنا کہنے کی دیر تھی کہ اس نے مجھ پر حملہ کر دیا اور میری خوب پٹائی کی۔ اس کے بعد اس نے ذرا ذرا سی بات پر مجھ پر جسمانی تشدد کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اپنی بدنامی کے خوف سے اپنی بیوی کے ہاتھوں اپنی پٹائی کا میں کسی سے بھی ذکر نہیں کرتا تھا۔ دفتر میں میرے رفقا کار اکثر مجھ سے استفسار کرتے کہ میرے چہرے پر ضربات کے نشانات کی کہانی کیا ہے لیکن میں ہر بار ٹال مٹول کر دیتا ہے۔ میں جوابی طور پر سینڈی پر ہاتھ اس لئے اٹھانے سے گریز کرتا تھا کہ میرے صرف شٹ اپ کہنے پر اس نے مجھے مار مار کر لال پیلا کر دیا تھا اور اگر میں اسے تھپڑ رسید کر دیتا تو نہ جانے اس کا رد عمل کیا ہوتا۔ ایک بار اس نے مجھے اپنے میک اپ کی کوئی آئٹم لانے کو کہا اور میں وہ لانا بھول گیا۔ اس پر وہ اس قدر سیخ پا ہوئی کہ اس نے چھری سے مجھ پر وحشیانہ انداز میں حملہ کر دیا۔ مجھے کئی زخم لگے اور مجھے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا لیکن میں نے پولیس کے پاس اپنی بیوی کے اس وحشی پن کی شکایت نہیں کی تھی اور ہسپتال والوں کو بھی بتایا کہ میں حادثاتی طور پر زخمی ہوا ہوں اور اس طرح یہ معاملہ ٹھپ ہو گیا۔ جب مجھے مین کائنڈ کے زیر اہتمام بدنصیب شوہروں کے لئے اس خصوصی پناہ گاہ کا پتہ چلا تو میں یہاں اٹھ آیا ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ اب میں بہت خوش ہوں۔ اللہ نے میرے برے دن ٹال دیئے ہیں۔ مین کائنڈ کی انتظامیہ میرے لئے رحمت کا فرشتہ ثابت ہوئی ہے۔ میں نے سینڈی کو طلاق دے دی ہے اب نہ جانے کس بدنصیب مرد کی اس کے ہاتھوں شامت آنے والی ہے!! بہر حال یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔ اللہ نے ایک ظالم عورت سے میرا پیچھا چھڑا کر میرا مسئلہ حل کر دیا ہے۔

دوسری داستان الم لندن کے علاقہ "بالہم" کے رہائشی چالیس سالہ شخص کی ہے وہ ایک سابق فوجی ہے اور اس نے بھی اپنی بیوی شرلی سے بات بات پر بڑی دفعہ مار کھائی ہے۔ غصہ کی حالت میں شرلی کے ہاتھ جو چیز لگتی ہے وہ بیچارے شخص کو دے مارتی۔ برائن کی طرح یہ مضبوط اعتقاد گورا بھی اپنی شریک حیات کے ہاتھوں کئی بار زخمی ہوا تھا۔ کئی سالوں پر محیط ذلت آمیز تشدد سے نجات پانے کے لئے اس شخص نے بھی شرلی کو اپنی زندگی سے نکال باہر کیا اور اب وہ بھی "ہوم فار بیٹرڈ مرد" میں سکون و راحت کے ایام گزار رہا ہے۔ اس کی افسوسناک داستان کافی طویل ہے جسے یہاں بکھیرنے کی گنجائش نہیں تاہم آپ کو یہ بتاتے ہوئے رخصت چاہتا ہوں کہ برطانیہ میں مردوں پر زندگی کے پہاڑ توڑنے والی بیویوں اور شرلیوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے جس کے تناظر میں بے چارے کے لئے مزید پناہ گاہوں کا قیام ناگزیر ہوگا۔

☆—☆—☆

Monthly Mujallah Al-Haqiqa December 2004
Reg.No. C.P.L 590